صائم (روزہ دار) کا انجکشن لگانا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللہ رب الوریٰ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ المجتبیٰ

وعلیٰ اٰلہٖ واصحابہٖ ائمۃ الھدیٰ

امابعد

فیقول المولوی الحاج شائستہ گل المتوی المردانوی السرحدی لما رأیت الاستفتأت الثلٰثۃ الاٰتیۃ، والفتاویٰ الثلاثۃ من مولوی محمد شفیع ومن اکوڑہ خٹک ومن سھارنپور فرتبت ھذہ الرسالۃ علی مقدمۃ مشتملۃ علی اقوال الاطباء وبحثین۔

پس کہتے ہیں مولوی الحاج شائستہ گل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ المتوی مردانوی سرحدی، جب میں نے درج ذیل تین استفتاء دیکھے اور ان تینوں فتاویٰ میں سے ایک فتویٰ مولوی محمد شفیعؒ کا، دوسرا اکوڑہ خٹک والوں کا اور تیسرا سہارنپور کا ہے۔ تو میں نے اس رسالے کو مرتب کیا جو کہ اقوال اطباء و بحثین پر مشتمل ہے۔

البحث الاول فی فساد الصوم بادویۃ انجکشن وقضاء الصوم فقط۔

پہلی بحث انجکشن کی دواؤں سے روزہ کے ٹوٹنے اور اس کی قضاء میں ہے۔

والثانی فی اجوبۃ الاقوال بعدم فساد الصوم بانجکشن۔

بحث ثانی انجکشن سے روزہ نہ ٹوٹنے سے متعلق اقوال کے جوابات۔

وسمیتھا بالحجج القویہ لاثبات فساد الصوم بانجکشن الادویۃ بتوفیقہ وفضلہ تعالیٰ بلاحسد ولا اعتیاف۔

اور میں نے اس رسالہ کا نام ''الحجج القویہ لاثبات فساد الصوم بانجکشن الادویۃ'' رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور اس کی توفیق سے بغیر کسی حسد و بغض کے۔

استفتاء

جناب حاجی حامی سنت قامع الوہابیہ مولانا مولوی شائستہ گل صاحب متہ حام اقبالکم

السلام علیکم بعد ماھو المسنون!

آج کل انجکشن کا استعمال عام ہے۔ روزہ میں بھی اس سے کوئی پرہیز نہیں کرتا۔ ڈاکٹر یہی کہتے ہیں کہ انجکشن سے روزہ نہیں ٹوٹتا، لیکن بعض علماء کہتے ہیں کہ روزہ ٹوٹ جاتا ہے، اور بعض علماء کہتے ہیں کہ انجکشن سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اس کی مثال غسل کی سی ہے، اس وجہ سے عوام پریشان ہیں۔ یہ عریضہ ہے کہ مہربانی فرما کر اس مسئلہ کو مفصل باحوالہ کتب واضح فرمادیں کہ انجکشن کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

سوال نمبر ۱: انجکشن بروئے شریعت مفطر روزہ ہے کہ نہیں؟

سوال نمبر ۲: عضلی، جلدی، وریدی نخاعی انجکشنوں کا ایک سا حکم ہے یا مختلف؟

سوال نمبر ۳: اگر انجکشن سے روزہ ٹوٹتا ہے تو قضاء اور کفارہ دونوں لازم ہو جاتے ہیں یا ایک؟

مندرجہ بالا سوالات کے جوابات سے مشکور فرمائیں۔

فقط والسلام

المستفتی: شمس الضحیٰ

اول مدرس گورنمنٹ پرائمری سکول قاسم ڈاکخانہ، ہوتی، مردان

استفتاء نمبر ۲

چہ می فرمائیند علماء کرام خصوصًا مولانا شائستہ گل الساکن لنڈی شاہ، متہ، اندرین مسئلہ کہ انجکشن ڈاکٹران مفطر صوم ہست یانہ کہ حکیمان افغانستان قائل بافطار اندزیراکہ سرایت دوا الی الجوف لازم انجکشن میدانند وآن فتویٰ کہ از خدام الدین در اخبارات است قابل اعتماد ندانند لہٰذا استفتاء ضروری میدارم کہ بذریعہ د ع می یر بیک الی مالا یر بیک انکشاف امر حق کردہ شود۔ بینوا وتوجروا۔

المستفتی: مولوی گل منیر مہتمم

مدرسہ منیر الاسلام مقام خیور شریف

شمالی وزیرستان، ضلع علاقہ توچی

استفتاء نمبر ۳

استفتاء: کیا فرماتے ہیں مولانا صاحب مولوی شائستہ گل مفتی اعظم سرحد، ضلع مردان، مقام لنڈی شاہ متہ۔ اندریں مسئلہ کہ رمضان شریف کے دن میں صائم کو انجکشن کرنا مفسد صوم ہے یا کہ نہیں؟ بینوا وتوجروا۔

المستفتی: مولانا صاحب پور دل خان

ساکن کویت شہر، ملک ایران

الجواب بقوۃ اللہ تعالیٰ ومنہ

یہی انجکشن مفسد صوم ہے۔ اس لئے کہ اس کی دوائی جوف بطن کو پہنچتی ہے۔

۱۔ لِوُجُودِ مَعْنَى الْفِطْرِ وَهُوَ وُصُولُ (الدواء) مَا فِيهِ صَلَاحُ الْبَدَنِ إِلَى الْجَوْفِ, اھ۔[1]

وجود معنیٰ افطار اور وہ ہے دوا کا بدن کے ذریعے پیٹ کی طرف پہنچنے کی صلاحیت کا حامل ہونا۔

۲۔ عن سَلْمَى مِنْ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَقُولُ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ هَلْ مِنْ كِسْرَةٍ؟ فَأَتَيْتُهُ بِقُرْصٍ فَوَضَعَهُ عَلَى فِيهِ, فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ هَلْ دَخَلَ بَطْنِي مِنْهُ شَيْءٌ؟ (الى قوله) إِنَّمَا الْإِفْطَارُ مِمَّا دَخَلَ, الخ۔

اخرجه ابو يعلى الموصلي في مسنده۔[2]

اے عائشہ کیا کوئی ٹکڑا ہے روٹی کا جو میں لایا ہوں، پھر اس کو اپنے منہ میں رکھا اور فرمایا اے عائشہ کیا اس میں سے کوئی شے میرے منہ میں داخل ہوئی ہے؟ "تا" بے شک افطار اس وقت ہے جب داخل ہو۔

۳۔ فَفِي الْبُخَارِيِّ تَعْلِيقًا: وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَعِكْرِمَةُ الْفِطْرُ مِمَّا دَخَلَ, الخ۔[3]

وَلَا شَكَّ فِي ثُبُوتِهِ مَوْقُوفًا عَلَى جَمَاعَةٍ, اھ۔[4]

حررہ: مولوی الحاج شائستہ گل الساکن متہ، ضلع مردان، سرحد، مغربی پاکستان بقلم خود

---

[1] (ھدایہ و فتح القدیر، ج ۱، ص ۳۹۴، زیلعی الکنز وشلبی، ج ۲، ص ۳۲۹، برجندی، ج ۱، ص ۲۱۷، شامی، ج ۲، ص ۱۴۰)

[2] (فتح القدیر، ج ۱، ص ۳۹۴، ھدایہ ونصب الرایۃ، ج ۱، ص ۴۴۴)

[3] (ابن ابی شیبۃ، فتح القدیر، ج ۱، ص ۳۹۴، نصب الرایۃ، ج ۱، ص ۴۴۴، ورواہ البیہقی وقال النووی ھو صحیح)

[4] (شلبی، ج ۲، ص ۳۲۲ وغیرھا)

تفصیل

مقدمہ میں ڈاکٹروں کا بیان ہے

۱۔ انجکشن بک مصور مصنفہ ڈاکٹر عبدالحمید چغتائی اور ڈاکٹر عبدالقیوم ایم۔بی۔بی۔ایس طبع ششم مطبوعہ دین محمدی پریس، لاہور کے مقدمہ کے ص۹ پر ڈاکٹر ایس اے ہاشمی، ایم۔بی۔بی۔ایس، دہلی نے لکھاہے کہ:

اس ذریعہ سے جو دواء قلیل مقدار میں ہوتی ہے فورًا کیون اور مادۂ حیات اور کیون کے درمیان خلاؤں میں جو ماہیئت اور عرق سے لبریز ہوتی ہیں پہنچ کر چاروں طرف باریک وریدوں اور شریانوں کے باریک جال میں جذب ہو کر دورانِ خون میں مل جاتی ہے۔

۲۔ اور اسی کتاب میں مصنفین نے لکھاہے دوار سانی کے دواء ہضم و جذب کے مراحل سے بچ کر براہِ راست دورانِ خون یا مقام ماؤف تک پہنچ جاتی ہے اور معدہ پر اس کے انخلال انجذاب اور انہضام کا بار نہیں۔

اور مقام ماؤف عام ہے جو دماغ یا جوف ہے۔

دورانِ خون کی تفصیل

خان صاحب ڈاکٹر حکیم غلام جیلانی شمس الاطباء اپنی کتاب مخزن الحکمت کے ص ۱۶ پر لکھتے ہیں کہ:

۳۔ بالوں، ناخن، جلد کے اوپر کے باریک پرت کریوں اور آنکھ کے پردہ قرینہ کے سوا باقی تمام جسم میں رگوں کا ایسا جال پھیلا ہوا ہے کہ اگر جسم میں کسی جگہ سوئی چبھوئیں تو وہ ضرور کسی نہ کسی باریک رگ پر لگے گی اور وہاں خون نکلے گا۔[5]

۴۔ اس (انجکشن) کے ذریعہ جو دوائیں داخلِ بدن کی جاتی ہیں وہ مقدار میں کم ہوتی ہیں لیکن ان کا اثر اعضائے بعیدہ اور عام نظام جسم پر بہت جلد ہو جاتا ہے (الیٰ قولہ) چونکہ جلد کے نیچے خلائیں اور عروق جاذبہ بکثرت موجود ہیں اس لئے ان خلاؤں اور عروق جاذبہ کے ذریعے دوا بہت جلد جذب ہو کر خون میں پہنچ جاتی ہے۔[6]

۵۔ قبض، قبض الامعاء، کانٹی پیشن (الیٰ قولہ) علاماتِ مرض: رفع حاجت کے وقت زیادہ دیر لگتی ہے۔ خشک سیاہی مائل اور متعفن براز مشکل سے خارج ہوتا ہے (الیٰ قولہ) مندرجہ ذیل دواؤں کے ٹیکے ازالۂ مرض کے لئے مفید ہیں۔[7]

۶۔ حمل کا گر جانا: اسقاطِ حمل، ابورشن (الی قولہٖ) ازالہ مرض کے لئے مندرجہ ذیل دواؤں کے ٹیکے مفید ہیں۔[8]

---

5 (مخزن الحکمت، ص ۱۶)

6 (انجکشن بک، ص ۱۵)

7 (انجکشن بک مصور، ص ۲۷۹)

8 (انجکشن بک مصور، ص ۳۰۱)

۷۔ جریان، خون بعد از ولادت (الیٰ قولہ) مندرجہ ذیل دواؤں میں سے کسی ایک کا ٹیکہ کریں۔[9]

میں کہتا ہوں کہ یہ اقوال سبعہ (سات) معتبر ڈاکٹروں کے اپنے تخلیقی اوقات کے ہیں اور اس بات کی صراحتاً توضیح کرتی ہیں کہ انجکشن کے ذریعہ دوا لازمی طور پر جوف البطن اور جوف الدماغ تک پہنچتی ہے تو اس سے انکار باطل ہے کہ یہ دماغ تک نہیں پہنچتی یا جوف بطن تک نہیں جاتی۔

علاوہ ازیں نمبر ٦ اور نمبر ۷ بیانات قبض الامعاء اور اسقاط حمل تو بہت اونچے درجے کے ہیں۔

احادیث یہ ہیں

رَوَى أَبُو يَعْلَى الْمُوصِلِيُّ فِي مُسْنَدِهِ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ رَزِينٍ الْبَكْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَتْنَا مَوْلَاةٌ لَنَا يُقَالُ لَهَا سَلْمَى مِنْ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْهَا تَقُولُ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ هَلْ مِنْ كِسْرَةٍ؟ فَأَتَيْتُهُ بِقُرْصٍ فَوَضَعَهُ عَلَى فِيهِ، فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ هَلْ دَخَلَ بَطْنِي مِنْهُ شَيْءٌ؟ كَذَلِكَ قُبْلَةُ الصَّائِمِ۔ إِنَّمَا الْإِفْطَارُ مِمَّا دَخَلَ وَلَيْسَ مِمَّا خَرَجَ۔[10]

سلمیٰ بنت بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ انہوں نے بی بی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا کیا کوئی ٹکڑا ہے روٹی کا جو میں لایا ہوں، پھر اس کو اپنے منہ میں رکھا اور فرمایا اے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کیا اس سے کوئی چیز میرے پیٹ میں داخل ہوئی ہے، اسی طرح صائم (روزہ دار) کا معاملہ ہے، روزے کا ٹوٹنا دخول پر منحصر ہے نہ کہ کسی چیز کے خروج پر۔

---

9 (انجکشن بک مصور، ص ۳۰۲)

10 (نصب الرایۃ، ج ۱، ص ۴۲۴، فتح القدیر، ج ۱، ص ۴۹۴)

وروی ھذا الحدیث عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم ولا یثبت۔[11]

یہ حدیث عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کر کے روایت کی گئی ہے جو کہ ثابت نہیں ہے۔

قلنا فی الجواب بوجوہ۔

ہم نے کہا اس کے جواب میں کئی ہا وجوہ ہیں۔

الوجہ الاول ان قول صاحب الفتح لم یثبتہ بعض اھل الحدیث افاد ان اکثر المحدثین اثبتوہ ولا عبرۃ للبعض فی مقابلۃ الاکثر۔

وجہ اول: یہ کہ صاحب فتح القدیر کا قول بعض اصحاب حدیث سے ثابت نہیں اور یہی اکثر محدثین سے ثابت ہے تو اکثر کے مقابلے میں بعض قابل اعتبار نہیں۔

الوجہ الثانی انہ لا شک فی ثبوتہ لقولھم ففی صحیح البخاری تعلیقًا۔[12]

وجہ ثانی: ان کے اس قول کے ثبوت میں کہ یہ صحیح بخاری میں تعلیقًا ہے کوئی شک ہی نہیں ہے۔

الثالث: ان قول بعض اھل الحدیث المنقول فی فتح القدیر کما مر وبجھالۃ المولاۃ غیر صحیح لانہ قد مر فی مسند ابی یعلیٰ الموصلی ان اسم المولاۃ سلمیٰ واسم ابیھا بکر واسم جدھا وائل ولا شک ان التعریف مستم بالجد کما فی کتب الفقہ فی بحث دعویٰ العقار۔

وجہ ثالث: بعض اصحاب حدیث کے اقوال فتح القدیر میں منقول ہیں۔

---

[11] (نصب الرایۃ، ج ۱، ص ۴۹۳)

[12] (فتح القدیر، ج ۱، ص ۴۹۳، نصب الرایۃ، ص ۴۴۵، ج ۱)

وبجهالة المولاة: مولاۃ نام مجہول ہے؟ یہ صحیح نہیں ہے اس لئے کہ پیچھے مسند ابو یعلیٰ میں گزر چکا ہے کہ مولاۃ کا نام سلمیٰ تھا اس کے باپ کا نام بکر دادا کا نام وائل اور اس میں کوئی شک نہیں کہ تعریف جد تک ہی تمام ہوتی ہے جیسا کہ کتب فقہ کی بحث عقار میں ہے۔

الرابع: انه قال النووی هو صحیح او حسن ورفعه فی الهدایة ثم السلبی صوم۔

الرابع: نووی نے کہا کہ وہ صحیح ہے یا حسن ہے۔

الجواب الخامس: روایة هذا الحدیث عن جماعة من الصحابة رضی الله تعالیٰ عنهم فقال البخاری رحمة الله تعالیٰ علیه وقال ابن عباس وعکرمة رضی الله تعالیٰ عنهم الفطر فی الصوم مما دخل لا مما خرج۔[13]

خامس: یہ حدیث صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔ بخاری، حضرت ابن عباس اور حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا ہے کہ روزے کا ٹوٹنا کسی چیز کے داخل ہونے پر ہے نہ کہ خارج ہونے پر۔

وَأَسْنَدَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فَقَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: الْفِطْرُ مِمَّا دَخَلَ وَلَيْسَ مِمَّا خَرَجَ۔[14]

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ جب کوئی چیز داخل ہو جائے تب روزہ ٹوٹتا ہے نہ کہ خارج ہونے پر۔

وَوَقَفَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ فِي "مُصَنَّفِهِ" عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ, قَالَ: إنَّمَا الْوُضُوءُ مِمَّا خَرَجَ, وَلَيْسَ مِمَّا دَخَلَ, وَالْفِطْرُ فِي الصَّوْمِ مِمَّا دَخَلَ وَلَيْسَ مِمَّا خَرَجَ, انْتَهَى۔[15]

---

[13] (فتح القدیر، ج ۱، ص ۳۹۵، نصب الرایة، ج ۱، ص ۴۴۵)
[14] (فتح القدیر، ج ۱، ص ۲۹۵، نصب الرایة، ج ۱، ص ۴۴۵)
[15] (فتح القدیر، ج ۱، ص ۳۹۴، نصب الرایة، ج ۱، ص ۴۴۵)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ وضو کسی چیز کے خروج پر فاسد ہوتا ہے نہ کہ دخول پر جب کہ روزے کا ٹوٹنا دخول پر ہے نہ کہ خروج پر۔

وَرُوِيَ أَيْضًا مِنْ قَوْلِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَہُ الْبَيْهَقِيُّ، اھ۔[16]

ومن طریق عبدالرزاق رواہ الطبرانی فی معجمہ اھ۔[17]

وکذالک رواہ البیہقی، اھ۔[18]

فان قیل انہ قال ابن الھمام: وَعَلَى كُلِّ حَالٍ يَكُونُ (ای ھذا الحدیث المروی مرفوعا وموقوفا) مَخْصُوصًا بِحَدِيثِ الِاسْتِقَاءِ، اھ۔[19]

اگر کوئی کہے کہ یہ تو ابن ہمام نے کہا ہے اور ہر حال پر "یعنی یہ حدیث مرفوعًا مروی ہو یا موقوفًا" یہ حدیث استقاء پر مخصوص ہے۔

اقول لان المفطر فی الاستقاء ھو الخارج دون الداخل۔

میں کہتا ہوں کہ بے شک روزہ توڑنے والا استقاء میں وہ بہ سبب خارج کے ہے نہ داخل کے۔

فاجاب عنہ ابن الھمام انہ لا یرد ھذا الاعتراض لقولہ أَوْ الْفِطْرِ فِيهِ بِاعْتِبَارِ أَنَّهُ يَعُودُ شَيْءٌ وَإِنْ قَلَّ حَتَّى لَا يُحَسَّ بِهِ، كَمَا ذَكَرْنَا مِنْ قَرِيبٍ۔[20]

ابن ہمام نے اس کا جواب دیا ہے کہ یہ اعتراض اس قول کی وجہ سے وارد نہیں ہو سکتا کہ روزہ اس اعتبار سے ٹوٹا ہے کہ وہ اس شے کا اعادہ کرتا ہے اگر وہ اتنی قلیل ہو کہ وہ اس کو محسوس بھی نہ کر سکے جیسا کہ ہم نے پچھلے باب میں ذکر کیا ہے۔

---

[16] (نصب الرایۃ، ج ۱، ص ۴۴۵، فتح القدیر، ج ۱، ص ۳۹۵)

[17] (نصب الرایۃ، ج ۱، ص ۴۴۵)

[18] (نصب الرایۃ، ج ۱، ص ۴۴۵)

[19] (فتح القدیر، ج ۱، ص ۳۹۵)

[20] (فتح القدیر، ج ۱، ص ۳۹۵)

اما اقوال الفقھاء الکرام رحمھم اللہ تعالیٰ اقول بعونہ تعالیٰ اعلم ان فساد الصوم مبنی علی اربعۃ امور۔

اب اقوال فقہاء کرام بانصرت الٰہی میں کہتا ہوں جان لے کہ روزے کا ٹوٹنا چار امور پر مبنی ہے۔

امر اول: وصول حقیقی ہے ذاتِ دواء کا جوفِ بطن یا جوفِ دماغ میں نہ کہ اثرِ دواء، بدلائل اقوال علماء کرام رحمھم اللہ تعالیٰ جو احادیث مذکورہ کی شرح ہیں۔

المعتبر حقیقۃ الوصول، اھ۔[21]

حقیقتًا پیٹ تک پہنچنا ہی معتبر ہے۔

أَوْ دَاوَى جَائِفَةً أَوْ آمَّةً فَوَصَلَ الدَّوَاءُ حَقِيقَةً -إلَى جَوْفِهِ وَدِمَاغِهِ، اھ۔[22]

دوا چاہے خشک ہو یا تر بس دوا پیٹ تک یا دماغ تک حقیقتًا پہنچ جائے۔

لوصول المفطر دماغه بفعله فلا عبرة بصلاح البدن وعدمه قاله قاضيخان و حققه الكمال، اھ۔[23]

روزہ توڑنے والا بالفعل اسے اپنے دماغ تک پہنچائے لیکن اس سے بدن کا نفع حاصل کرنے کا کوئی اعتبار نہیں یہ قاضی خان کا قول ہے اور کمال نے اسے محقق کیا ہے۔

۴۔ وفي دواء الجائفة والآمة أكثر المشايخ على أن العبرة للوصول إلى الجوف والدماغ لا لكونه رطبا أو يابسا حتى إذا علم أن اليابس وصل يفسد صومه ولو علم أن الرطب لم يصل لم يفسد هكذا في العناية۔[24]

---

[21] (ردالمحتار شامی، ج ۱، ص ۱۰۲، ابو المکارم، ج ۱، ص ۱۳۴)

[22] (تنویر الابصار، والدر والشامی)

[23] (مراقی الفلاح، ص ۴۰۶)

[24] (ھندیۃ، ج ۱، ص ۲۸۷، تنویر، در مختار، ردمحتار، ج ۱، ص ۱۰۳، زیلعی، ص ۳۲۹، مجمع الانھار، ج ۱، ص ۲۳۴، الجوھرۃ واللباب، ج ۱، ص ۱۴۱)

دوائے جائفہ اور آمہ۔ اکثر مشائخ کے نزدیک دوا کا پیٹ یا دماغ میں پہنچنا ہی معتبر ہے نہ کہ اس کے خشک وتر ہونے کا اعتبار ہے یہاں تک کہ جب وہ جان لے دوائے یابس پہنچ گئی ہے تو اس کا روزہ ٹوٹ گیا، اور اگر معلوم ہوا کہ دوائے رطب نہیں پہنچی تو پھر روزہ فاسد نہیں ہو گا۔

أَيْ مَعْنَى الْفِطْرِ وَهُوَ إِيصَالُ مَا فِيهِ نَفْعُ الْبَدَنِ إِلَى الْجَوْفِ سَوَاءٌ كَانَ مِمَّا يُتَغَذَّى بِهِ أَوْ يُتَدَاوَى بِهِ۔[25]

فطر کے معنی: وہ ہے دوائی کا بدن کے راستے پیٹ تک پہنچنے کی صلاحیت کا حامل ہونا چاہیئے وہ از قبیلِ غذا ہو یا از قبیل دوا ہو۔

الْفِطْرُ لِوُجُودِ مَعْنَى الْفِطْرِ، وَهُوَ وُصُولُ مَا فِيهِ صَلَاحُ الْبَدَنِ إلَى الْجَوْفِ۔[26]

بوجہ معنی وجود فطر کے افطار کیا، وہ ہے بدن کے راستے پیٹ تک پہنچنے کی صلاحیت کا ہونا۔

وإذا لم يعلم أحدهما، وكان الدواء رطبا فعند أبي حنيفة - رحمه الله تعالى يُفْطِرُ لِلْوُصُولِ عَادَةً، وَقَالَا: لَا لِعَدَمِ الْعِلْمِ بِهِ فَلَا يُفْطِرُ بِالشَّكِّ۔[27]

اور اگر کسی ایک دوا کی کیفیت خشک و تر اسے معلوم نہ تھی مگر دوا خشک تھی تو امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک عادۃً اس دوا کے پہنچتے ہی روزہ ٹوٹ جائے گا، صاحبین فرماتے ہیں عدم علم کی وجہ سے روزہ نہیں ٹوٹے گا، کیونکہ اس میں فائدہ شک ہے۔

وَإِنْ كَانَ يَابِسًا (فی صورة عدم العلم باحدهما) فَلَا فِطْرَ اتِّفَاقًا هَكَذَا فِي فَتْحِ الْقَدِيرِ۔[28]

اور اگر تر ہو (بوجہ عدم علم کسی ایک سے) تو بالاتفاق روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

---

[25] (هداية، فتح القدير، ج ۱، ص ۱۰۳)

[26] (هدايه مع الفتح، ج ۱، ص ۲۳۴)

[27] (درمختار، شامی، ج ۲، ص ۱۰۲)

[28] (هنديه، ص ۲۸۷)

(او وصل دواءالی جوفه) وهو داخل تنور البدن, اه۔[29]

"یا پہنچے دوا اس کے پیٹ کی طرف" وہ بدن کے تنور "پیٹ" میں داخل ہونا ہے۔

(او وصل دواءالیٰ جوفه) وجوف الانسان بطنه۔[30]

"یا پہنچے دوا اس کے پیٹ کی طرف" انسان کا جوف اس کا پیٹ ہے۔

والضابط وصول ما فیه صلاح بدنه لجوفه۔[31]

اور ضابطہ یہ ہے کہ دوائی پیٹ میں پہنچ کر بدن کی اصلاح کرے۔

وَالَّذِي ذَكَرَهُ الْمُحَقِّقُونَ أَنَّ مَعْنَى الْفِطْرِ وُصُولُ مَا فِيهِ صَلَاحُ الْبَدَنِ إلَى الْجَوْفِ أَعَمُّ مِنْ كَوْنِهِ غِذَاءً أَوْ دَوَاءً۔[32]

اور محققین کی تحقیق کے مطابق فطر کا معنی ہے دوائی کا پیٹ میں پہنچنا اصلاح بدن کے لئے۔ یہ بات عام ہے چاہے وہ بطور غذا کے ہو یا بطور دوا کے۔

قوله (أو دماغه) أي وإذا وصل دماغه وصل جوفه لأن التحقيق أن بين جوف الرأس وجوف المعدة منفذا أصليا فمتى وصل إلى جوف الرأس يصل إلى جوف البطن۔[33]

(اس کا قول یا اس کے دماغ میں) یعنی پہنچے اس کے دماغ تک یعنی جب اس کے دماغ تک پہنچ گئی تو گویا اس کے پیٹ تک پہنچ گئی، تحقیق یہ ہے کہ جوف سر اور جوف معدہ کے مابین نفوذ اصلی ہے۔ جب جوف سر میں پہنچ گئی تو گویا جوف بطن میں پہنچ گئی۔

امر دوم: یہ ہے کہ وہی وصول دواءِ مذکور انسانی فعل انسانی ہو، بدلائل اقوال علماء کرام۔

---

29 (برجندی، ج ۱، ص ۲۱۷)
30 (جامع الرموز، ج ۱، ص ۱۵۹)
31 (الدر المختار، ج ۱، ص ۱۱۷)
32 (ردالمحتار، ج ۲، ص ۱۱۷)
33 (طحطاوی، ص ۴۰۶)

فَالْأَوْلَى تَفْسِيرُ الصُّورَةِ بِالْإِدْخَالِ بِصُنْعِهِ كَمَا هُوَ فِي عِبَارَةِ الْإِمَامِ قَاضِي خَانْ۔[34]

اول تفسیر صورت ادخال بالفعل ہے جیسا کہ قاضی خان کی عبارت میں ہے۔

وُجُودِ الصُّنْعِ مِنْهُ فِي الْإِدْخَالِ، اھ۔[35]

وجود صنعہ سے مراد ادخال ہے۔

لِأَنَّهُ مُوَصِّلٌ إلَى الْجَوْفِ بِفِعْلِهِ، اھ۔[36]

اس کا جوف تک پہنچنا بالفعل

لوصول المفطر دماغه بفعله فلا عبرة بصلاح البدن وعدمه قاله قاضيخان و حققه الكمال، اھ۔[37]

مفطر کا دماغ تک پہنچنا بالفعل یہ قاضی خان کا قول ہے اور کمال نے اس کو محقق کیا ہے۔

وحاصله ان الافساد منوط بما اذا كان بفعله وفيه صلاح بدنه۔[38]

حاصل مفہوم یہ ہے کہ فساد صوم موقوف ہے اس کے ساتھ کہ جب وہ بالفعل ہو اور اس سے اس کے بدن کی اصلاح بھی ہو۔

(أو دخل حلقه دخان بلا صنعه) الى قوله وفيما ذكرنا إشارة إلى أنه من أدخل بصنعه دخانا حلقه بأي صورة كان الإدخال فسد صومه سواء كان دخان عنبر أو عودا أو غيرهما۔[39]

---

[34] (شلبی، ص ۳۲۹، فتح القدیر، ج ۱، ص ۳۹۵، والکافی ثم المراقی والطحطاوی، ص ۴، ۲)
[35] (ھدایہ، ج ۱، ص ۳۹۱)
[36] (فتح القدیر لکمال ابن الھمام، ج ۱، ص ۱۳۴)
[37] (المراقی الفلاح، ص ۴۰۲)
[38] (ردالمحتار، ج ۱، ص ۱۰۷)
[39] (طحطاوی، ص ۴۰۲)

(یا بغیر کسی ارادے کے دھواں حلق میں ڈالا) الیٰ قولہٖ اور اس بات کا جو ہم نے اشارتاً ذکر کیا ہے کہ جس نے بھی بالفعل کسی بھی صورت میں اپنے حلق میں دھواں داخل کیا تو یہی ادخال ہی اس کے روزے کو توڑ دے گا چاہے دھواں عنبر کا ہو یا عود کا یا ان کے علاوہ کسی اور چیز کا۔

امر سوم: وصول وہی چیز ہے جس میں صلاح بدن ہو۔

أَيْ مَعْنَى الْفِطْرِ وَهُوَ إِيصَالُ مَا فِيهِ نَفْعُ الْبَدَنِ إِلَى الْجَوْفِ سَوَاءٌ كَانَ مِمَّا يُتَغَذَّى بِهِ أَوْ يُتَدَاوَى بِهِ۔[40]

معنی افطار وہ ہے کسی چیز کا جوف تک پہنچنا کہ جس سے بدن کو نفع حاصل ہو۔

أَفْطَرَ لِوُجُودِ مَعْنَى الْفِطْرِ, وَهُوَ وُصُولُ مَا فِيهِ صَلَاحُ الْبَدَنِ إِلَى الْجَوْفِ, اھ۔[41]

روزہ ٹوٹنے کا سبب پا کر افطار کیا، اور وہ ہے پیٹ تک کسی چیز کا پہنچنا بغرض اصلاح۔

أَنَّ الْإِفْسَادَ مَنُوطٌ بِمَا إذَا كَانَ فِيهِ صَلَاحُ بَدَنِهِ۔[42]

بے شک روزے کا ٹوٹنا موقوف ہے اس دوا پر جو بدن کی اصلاح کی قوت رکھتی ہو۔

وَالضَّابِطُ وُصُولُ مَا فِيهِ صَلَاحُ بَدَنِهِ لِجَوْفِهِ۔[43]

اور ضابطہ یہ ہے کہ وہ پیٹ تک پہنچے اور اس سے بدن کی اصلاح ہو۔

---

[40] (هدايه مع الفتح، ج ١، ص ٣٩١)

[41] (هدايه، ج ١، ص ٣٩٤، شامى، ج ٢، ص ١٠٣، مجمع الانهار، ج ١، ص ١٣٤)

[42] (ردالمحتار، ج ٣، ص ١٠٧)

[43] (درمختار، ج ٢، ص ١١٧)

وَالَّذِي ذَكَرَهُ الْمُحَقِّقُونَ أَنَّ مَعْنَى الْفِطْرِ وُصُولُ مَا فِيهِ صَلَاحُ الْبَدَنِ إلَى الْجَوْفِ أَعَمُّ مِنْ كَوْنِهِ غِذَاءً أَوْ دَوَاءً۔[44]

محققین کے نزدیک روزہ ٹوٹنے کا معنی یہ ہے کہ دوائی پیٹ تک پہنچ کر بدن کی اصلاح کرے اور یہ بات عام ہے کہ وہ دوائی بطور غذاء کے ہو یا دواء کے۔

امر چہارم: استقرار شيئ داخل ہے جوف میں۔

وَيُشْتَرَطُ أَيْضًا اسْتِقْرَارُهُ دَاخِلَ الْجَوْفِ۔[45]

اور یہ شرط بھی ہے کہ پیٹ میں داخل ہو کر رک بھی جائے۔

وَمُفَادُهُ أَنَّ اسْتِقْرَارَ الدَّاخِلِ فِي الْجَوْفِ شَرْطٌ لِلْفَسَادِ بَدَائِعُ۔[46]

فائدہ: اس کا پیٹ میں داخل ہو کر ٹھہر جانا فساد روزہ کے لئے شرط ہے۔

وعلیٰ ھذا (ای علیٰ شرط الاستقرار) لو ابتلع عنھا مربوطا نجیط ثم اخرجه لا یفسسد صومه۔[47]

اور اسی پر "یعنی ٹھہر جانے کی شرط پر" اگر دھاگے سے باندھ کر نگل لیا پھر اس کو نکال لیا تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

وَمَنْ ابْتَلَعَ لَحْمًا مَرْبُوطًا عَلَى خَيْطٍ ثُمَّ انْتَزَعَهُ مِنْ سَاعَتِهِ لَا يَفْسُدُ، وَإِنْ تَرَكَهُ فَسَدَ كَذَا فِي الْبَدَائِعِ۔[48]

اور اگر اس نے گوشت کا ٹکڑا دھاگے میں باندھ کر نگل لیا پھر اس کو نکال لیا تو روزہ نہیں ٹوٹے گا اور اگر اس کو چھوڑ دیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

---

[44] (ردالمحتار، ج ۲، ص ۱۰۷)
[45] (ردالمحتار، ج ۲، ص ۱۰۷)
[46] (ردالمحتار، ج ۲، ص ۱۰۷)
[47] (خلاصۃالفتاویٰ، ج ۱، ص ۲۶۰)
[48] (الفتاویٰ الھندیۃ، ج ۵، ص ۲۸۱)

اور جو دوائی بذریعہ انجکشن بدن تک پہنچائی جاتی ہے اس میں یہ چاروں امور پائے جاتے ہیں۔ دوائی کا جوف بطن یا جوف دماغ تک بذات خود اصلاحِ بدن اور فعل انسانی اور استقرار فی الجوف موجود ہیں بطریقہ کمال۔ تو دوائی کا بذریعہ انجکشن بدن تک پہنچانا لازمًا مفسد صوم ہے اور واجب القضاء ہے۔ اس لئے کہ یہی امور اربعہ یقیناً ہر قسم کے انجکشن کے کام میں موجود ہیں۔ اس لئے کہ جلد کے نیچے خلا اور عروق جاذبہ بکثرت موجود ہیں۔ اور دوائی انجکشن کے ذریعہ انہی خلاؤں اور عروق (رگوں) کے ذریعہ خون کے ساتھ مل جاتی ہے اور عام بدن میں پھیلتی ہے تو پھر یہ جوف البطن اور جوف تک بھی پہنچتی ہے جیساکہ ہم نے مقدمہ میں ذکر کیا ہے۔

وجوب القضاء والکفارة فلاقوالهم ان مفسد الصوم موجب للقضاء والکفارة افعال شيئ من الخارج الى الباطن سواء کان ذلک الشيئ ممايمکن الاحتراز عنه اولا کما بالفم فی اعادة القئی ملأ الگم بالاجماع وابتلا الدموع کما فی المواتی ومجمع الانهار والدر المختار۔[49]

وجوب قضاء اور کفارہ پر ان کے اقوال کے لئے یہ ہے کہ روزے کے ٹوٹنے پر قضاء اور کفارہ واجب ہے جب باہر سے کوئی چیز اندر داخل ہو جائے چاہے وہ چیز ایسی کیوں نہ ہو جس سے بچنا ممکن ہو جیساکہ منہ سے قے کا لوٹنا جب کہ منہ بھر کر آئے بالاجماع، اور آنسوؤں کا نکلنا۔

وَفِي دَوَاءِ الْجَائِفَةِ وَالْآمَّةِ أَكْثَرُ الْمَشَايِخِ عَلَى أَنَّ الْعِبْرَةَ لِلْوُصُولِ إلَى الْجَوْفِ وَالدِّمَاغِ لَا لِكَوْنِهِ رَطْبًا أَوْ يَابِسًا حَتَّى إذَا عَلِمَ أَنَّ الْيَابِسَ وَصَلَ يُفْسِدُ صَوْمَهُ، وَلَوْ عَلِمَ أَنَّ الرَّطْبَ لَمْ يَصِلْ لَمْ يُفْسِدْ هَكَذَا فِي الْعِنَايَةِ۔[50]

---

[49] (ترويح الجنان، ص ۳۲)

[50] (الفتاوی الهندية، ج ۱، ص ۲۸۷، تنوير الابصار ودر المختار، ج ۲، ص ۱۰۲، الهداية والفتح، ج ۱، ص ۳۹۴، زيلعی، ج ۱، ص ۳۳۹، مجمع الانهار، ج ۱، ص ۲۳۴، جوهرة النيرة، ص ۱۴۱، ابو المکارم وبرجندی، ص ۲۱۷)

خشک وتر دوا سے متعلق اکثر مشائخ کے نزدیک فساد روزہ کے لئے پیٹ یا دماغ تک پہنچنا ہی معتبر ہے نہ کہ اس کا خشک وتر ہونا۔ البتہ جب جان لیا کہ وہ تر ہے اور پہنچ بھی گئی تو روزہ ٹوٹ گیا اور اگر جان لیا کہ وہ خشک تھی اور نہیں پہنچی تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

بیان صورۃ القضاء وصورۃ الکفارۃ

فَأَمَّا صَوْمُ رَمَضَانَ فَيَتَعَلَّقُ بِفَسَادِهِ حُكْمَانِ أَحَدُهُمَا وُجُوبُ الْقَضَاءِ وَالثَّانِي وُجُوبُ الْكَفَّارَةِ۔

رمضان کے روزے کے توڑنے کے متعلق دو حکم ہیں ایک وجوب قضاء، دوم وجوب کفارہ۔

أَمَّا وُجُوبُ الْقَضَاءِ فإنه يَثْبُتُ بِمُطْلَقِ الْإِفْسَادِ سَوَاءٌ كان صُورَةً وَمَعْنًى أو صُورَةً لَا مَعْنًى أو مَعْنًى لَا صُورَةً وَسَوَاءٌ كان عَمْدًا أو خَطَأً وَسَوَاءٌ كان بِعُذْرٍ أو بِغَيْرِ عُذْرٍ لِأَنَّ الْقَضَاءَ يَجِبُ جَبْرًا لِلْفَائِتِ فَيَسْتَدْعِي فَوَاتَ الصَّوْمِ لَا غير۔

قضاء تو مطلق روزہ ٹوٹنے پر ہی واجب ہو جاتی ہے چاہے وہ صورۃً ہو یا معنیً یا صورۃً ہو معنیً نہ ہو یا معنیً ہو صورۃً نہ ہو چاہے عمداً ہو یا خطاءً، چاہے عذر کے ساتھ ہو یا بغیر عذر کے۔ بے شک واجب ہو جاتی ہے اور یہ زخم پر لگائی جانے والی مرہم کی طرح فوت شدہ روزے کو بھر دیتی ہے نہ اس کے علاوہ کو۔

وَالْفَوَاتُ يَحْصُلُ بِمُطْلَقِ الْإِفْسَادِ فَتَقَعُ الْحَاجَةُ إلَى الْجَبْرِ بِالْقَضَاءِ لِيَقُومَ مَقَامَ الْفَائِتِ فَيَنْجَبِرُ الْفَوَاتُ مَعْنًى۔

اور فوات مطلق فساد پر حاصل ہوتا ہے تو قضاء کے لئے مرہم پٹی کی حاجت ہو جاتی ہے تاکہ اس کو قائم مقام فوات کے رکھا جائے تو وہ معنی فوت شدہ روزوں کی مرہم پٹی ہو گی۔

وَأَمّا وُجوبُ الْكَفّارَةِ فَيَتَعَلّقُ بِإِفْسَادٍ مَخْصوصٍ وهو الْإِفْطَارُ الْكَامِلُ بِوُجودِ الْأَكْلِ أو الشُّرْبِ أو الْجِمَاعِ صُورَةً وَمَعْنًى مُتَعَمِّدًا من غَيْرِ عُذْرٍ مُبِيحٍ ولا مرخص وَلَا شُبْهَةَ الْإِبَاحَةِ۔

اور وجوب کفارہ مخصوص صورتوں پر روزہ توڑنے سے متعلق ہے اور وہ افطار کامل کھانے، پینے یا جماع کے وجود پر موقوف ہے۔ صورۃً ہو یا معنیً مگر جان بوجھ کر بغیر کسی عذر مباح کے اور اس میں نہ رخصت ہے اور نہ شبہ بالاباحت۔

وَنَعْنِي بِصُورَةِ الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ وَمَعْنَاهُمَا إيصَالَ ما يُقْصَدُ بِهِ التَّغَذِّي أو التَّدَاوِي إلَى جَوْفِهِ من الْفَمِ, الخ۔[51]

بالصورت سے میری مراد کھانا پینا ہے اور ان کا معنی بھی یہی ہے کہ وہ اس کے ساتھ بطور غذا یا دواء کا ارادہ کرے منہ سے پیٹ کی طرف۔

صورۃ الافطار

صورۃ الفطر وھو الابتلاع۔[52]

فالأولى تفسير الصورة بالإدخال بصنعه كما هو في عبارة الإمام قاضي خان, الخ۔[53]

روزہ ٹوٹنے کی صورت محض نگلنا ہے اس صورت کی اولیٰ تفسیر ہے بالفعل داخل کرنا جیسا کہ قاضی خان کی عبارت ہے۔

ابْتِلَاعُ مَا لَا يَتَغَذّى بِهِ عَادَةً كَالْحَجَرِ وَالتُّرَابِ لَا تَجِبُ كذافی التبیین۔[54]

---

51 (بدائع الصنائع، ج ۱، ص ۹۷)

52 (ھدایۃ شرح البدایۃ، ج ۱، ص ۱۳۹)

53 (شلبی، ج ۲، ص ۳۲۹، فتح کافی ثم المراقی، ص ۴۰۶)

54 (تبیین، ج ۱، ص ۳۲۶، ھندیۃ، ج ۱، ص ۲۸۴، فتح القدیر، ج ۱، ص ۳۹۱، مجمع الانھار، ج ۱، ص ۲۳۵، جوھرہ ولباب، ج ۱، ص ۱۴۰)

اور اگر نگل تو لیا ہے مگر عادةً اس سے غذا حاصل نہیں کی جیسے پتھر مٹی تو قضاء واجب نہیں ہو گی۔

وَلَوْ ابْتَلَعَ حَصَاةً أَوْ نَوَاةً أَوْ حَجَرًا أَوْ مَدَرًا أَوْ قُطْنًا أَوْ حَشِيشًا أَوْ كَاغِدَةً فَعَلَيْهِ الْقَضَاءُ ، وَلَا كَفَّارَةَ كَذَا فِي الْخُلَاصَةِ۔[55]

اور اگر کنکری، گٹھلی، پتھر، ڈھیلا، پنبہ، گھاس یا کاغذ نگل لیا تو اس پر قضاء ہے کفارہ نہیں۔

وَلَوْ ابْتَلَعَ جَوْزَةً يَابِسَةً أَوْ لَوْزَةً يَابِسَةً لَا كَفَّارَةَ عَلَيْهِ ، وَلَوْ ابْتَلَعَ بَيْضَةً بِقِشْرِهَا أَوْ رُمَّانَةً بِقِشْرِهَا لَا كَفَّارَةَ عَلَيْهِ كَذَا فِي الْخُلَاصَةِ۔[56]

اور اگر اخروٹ یابس یا لوزہ یابس نگل لیا تو اس پر کفارہ نہیں اور اگر پوست سمیت انڈا یا انار پوست سمیت نگل لیا تو بھی اس پر کفارہ نہیں ہے۔

فاما الافطار فی ھذہ الصور فلوجود صورۃ الفطر۔[57]

پس اس صورت میں افطار صورتِ فطر کے وجود پر موقوف ہے۔

وَلَا كَفَّارَةَ عَلَيْهِ لِعَدَمِ الْمَعْنَى۔[58]

عدم معنی پر کفارہ نہیں ہے۔

ولو أكل كافورا أو مسكا أو زعفرانا أو غالية كفر لأنه يتداوى بها، اھ۔ دراية۔[59]

اور اگر کافور، مشک، زعفران یا غالیہ کھایا تو کفارہ دے گا اس لئے کہ یہ اشیاء بطور دواء استعمال ہوتی ہیں۔

---

55 (خلاصة الفتاویٰ، ج ا ، ص ۲۱۳، هندية، ج ا ، ص ۲۸۴، فتح القدير، ج ا ، ص ۳۹۱، زيلعی، ج ا ، ص ۲۱۷، جامع الرموز، ج ا ، ص ۱۵۸)

56 (خلاصة، ج ا ، ص ۲۱۳، هندية، ج ا ، ص ۲۸۴، جوهرة، ج ا ، ص ۱۴۰)

57 (هدايه، ص ۳۹۳، شامی، ج ۲، ص ۱۰۳)

58 (هدايه، ج ا ، ص ۳۹۳، ۳۹۴، مجمع الانهار، ج ا ، ص ۳۳۴)

59 (شلبی، ج ا ، ص ۳۲۶، خلاصة، ص ۳۱۳)

وفي المحيط الصحيح أنه لا يفطر لأن الماء يضر الدماغ فانعدم المفطر صورة ومعنى۔[60]

اور محیط صحیح میں ہے کہ بے شک یہ مفسد صوم نہیں کیونکہ پانی مضر دماغ ہے تو وجہ مفطر بھی صورت و معنی معدوم ہو گئی۔

وَمَايَدْخُلُ مِنْ مَسَامِّ الْبَدَنِ مِنَ الدُّهْنِ لَا يُفْطِرُ هَكَذَا فِي شَرْحِ الْمَجْمَعِ۔[61]

اور وہ چیز جو مسام بدن سے داخل ہوتی ہے مثلاً تیل تو افطار نہیں کرے گا۔

وَمَنْ اغْتَسَلَ فِي مَاءٍ وَجَدَبَرْدَهُ فِي بَاطِنِهِ لَا يُفْطِرُ هَكَذَا فِي النَّهْرِ الْفَائِقِ۔[62]

اور وہ شخص جو پانی میں غسل کرتا ہے اور اس کی ٹھنڈک باطن میں محسوس کرتا ہے تو افطار نہیں کرے گا۔

بحث دوم مخالفین کے جوابات میں

قول اول مولوی محمد شفیع صاحب ڈاکٹروں سے تحقیق کرنے اور تجربہ سے یہ بات ثابت ہوئی کہ انجکشن کے ذریعہ دوا جوف عروق میں پہنچ جاتی ہے اور خون کے ساتھ شرائین یا اور وہ بین اس کا سریان ہوتا ہے۔

اقول: مولوی صاحب کا یہ قول چند جملوں کا اس بات کا اقرار ہے کہ یہی دوا ضرور جوفِ معدہ اور جوفِ دماغ کو پہنچتی ہے کیونکہ خون کا سریان تمام بدن میں ہوتا ہے تو لازمًا خون کا ساتھی بھی تمام بدن میں سریان کرتا ہے۔ تو ظاہر ہو گیا کہ انجکشن کی دوا جوف معدہ اور جوف دماغ تک پہنچتی ہے اور روزہ فاسد ہو جاتا ہے۔

---

60 (مراقی الفلاح، ص ۴۰۶)

61 (هندية، ج ۱، ص ۲۸۶)

62 (هندية، ج ۱، ص ۲۸۶)

وجہ دوم: یہ ہے کہ یہی دو جملہ مذکورہ کو ڈاکٹروں سے معلوم کرنا تحقیق ناقص ہے اس لئے کہ ڈاکٹروں نے اس مسئلہ میں تین جملے کہے ہیں۔ دو جملے وہی جو ذکر ہو چکے ہیں اور تیسرا جملہ یہ کہ یہی دوا سریانِ خون میں جوفِ معدہ اور جوفِ دماغ کو پہنچتی ہے جیسا کہ رسالہ کے مقدمہ میں گذرا۔

وجہ سوم: یہ ہے کہ یہ قول کہ جوف دماغ یا بطن میں براہ راست دوا نہیں پہنچتی اقرار اس بات پر ہے کہ یہی دوا جوف دماغ اور جوف بطن کو پہنچتی ہے مگر واسطہ تو ظاہر ہو گیا کہ یہی دوا جوفین مذکورین کو پہنچتی ہے تو روزہ فاسد ہو جاتا ہے اور قید واسطہ یا بلاواسطہ خود ساختہ ہے فقہائے کرام سے نقل نہیں کیا ہے۔

وجہ چہارم: یہ قول ہے کہ فساد صوم کے لئے مفطر کا جوف دماغ یا جوف بطن میں پہنچنا ضروری ہے، الخ۔ یہ اقرار ہے اسی بات پر کہ بلاواسطہ کی قید نہیں ہے۔ تمام فقہائے کرام رحمھم اللہ تعالیٰ نے قید ذکر نہیں کی یعنی بالواسطہ یا بلاواسطہ کی۔

وجہ پنجم: یہ ہے کہ فقہائے کرام نے یہاں الفاظ مطلقاً ذکر کئے ہیں اور علم اصولِ فقہ متون و شروح و حواشی میں یہ ہے کہ مطلق جاری ہوتا ہے اپنے اطلاق پر بدیں طریقہ کہ تمام افراد مطلق کو شامل ہوتا ہے۔ تو ظاہر ہو گیا کہ وصول دوا بذریعہ انجکشن جوفِ دماغ یا جوفِ بطن میں (پہنچنے سے) مفسد صوم ہے بالواسطہ ہو یا بلاواسطہ۔ لہٰذا اس کی تعریف بدیں قول: لہٰذا انجکشن کے ذریعہ سے جو دوا بدن میں پہنچائی جاتی ہے مفسد صوم نہیں، الخ باطل ہو گیا بلکہ صحیح تصریح یہ ہے کہ یہی دوا مفسد صوم ہے۔

وجہ ششم: یہ ہے کہ یہ قول فقہاء کی عبارتیں دو طرح پر تقریباً بلکہ حقیقتاً اسی دعویٰ کی تصریح کرتی ہیں اول تو یہ کہ فقہاء نے زخم پر دوا ڈالنے کو مطلقاً مفسد نہیں فرمایا بلکہ جائفہ یا آمہ کی قید لگائی

ہے، غلط ہے۔ اس لئے کہ تمام متداول کتابوں میں تقیید یا حصر کا لفظ نہیں ہے بلکہ یہ خود ساختہ قید ہے۔

وجہ ہفتم: یہ ہے کہ صاحب بدائع نے مخارق کو دو قسم بیان کرتے ہوئے فرمایا مخارق اصلیہ اور مخارق غیر اصلیہ پھر جائفہ اور آمہ کو ذکر کیا کما یاتی عبارۃ البدائع۔ تو صاف ظاہر ہو گیا کہ جائفہ اور آمہ تمثیلاً ہے نہ کہ قید ہے۔

وجہ ہشتم: یہ ہے کہ یہی لفظ جائفہ اور آمۃ تمثیل ہے قید نہیں۔ اس لئے کہ عبارت مختصر الوقایہ میں صریح عموم ہے اور وہ یہ ہے: لو وصل دواءالیٰ جوفہ و دماغہٖ من غیر المسام۔ یعنی منفذ اصلی ہو یا غیر اصلی۔

وجہ نہم: یہ قول ہے کیونکہ انہی دو قسم کے زخموں سے دوا جوف دماغ یا جوف بطن کے اندر پہنچتی ہے، الخ۔ اقرار ہے اسی بات پر کہ اگر ایسا اور کوئی زخم معلوم ہو جائے کہ اس زخم سے دوائی جوفِ بطن یا جوفِ دماغ تک پہنچتی ہے تو وہ بھی معتبر ہے فساد صوم کے لئے۔

وجہ دہم: یہ قول ہے جو مسائل و عبارات ہیں۔ سب سے مراد یہ ہے حیث قال۔ کہ اسی سے معلوم ہوا کہ مطلقاً جوف بطن میں مفطر چیزوں کا پہنچنا مفطر صوم نہیں، الخ۔ تو یہی صاحب کا زعم فاسد ہے کہ شرائین و اوروں کا یہی حکم ہے یعنی عروق میں مفطر چیزوں کا پہنچنا مفسد صوم نہیں ہے۔

اقول: یہی خیال عام غلط ہے اس لئے کہ اسی باب میں معتبر اطباء وڈاکٹروں کا قول معتبر ہے۔ دیکھو مولوی محمد شفیع صاحب نے خود ہدایہ سے یہی الفاظ نقل کئے ہیں:

١۔فَكَأَنَّهُ وَقعَ عِنْدَ أَبِي يوسُفَ أَنَّ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجوْفِ مَنْفَذًا، وَلِهَذَا يَخْرُجُ مِنْهُ الْبَوْلُ، وَوَقَعَ عِنْدَ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللهُ أَنَّ الْمَثَانَةَ بَيْنَهُمَا حَائِلٌ وَالْبَوْلُ يَتَرَشَّحُ مِنْهُ ، وَهَذَا لَيْسَ مِنْ بَابِ الْفِقْهِ۔[63]

امام ابویوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک اس کے اور جوف کے مابین نفوذ واقع ہوا اس لئے وہ بذریعہ بول نکلتا ہے۔ اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک مثانے اور جوف کے درمیان حائل ہوتا ہے اور بول اس سے مترشح ہے، اسی لئے یہ باب فقہ سے نہیں۔

٢۔وقال صاحب الهداية وَهَذَا لَيْسَ مِنْ بَابِ الْفِقْهِ ای فقه الشرع بل یرجع الیٰ معرفة فقه الطب۔[64]

صاحب ہدایہ کہتے ہیں کہ یہ باب فقہ سے نہیں یعنی فقہ الشرع سے بلکہ وہ رجوع کرتا ہے فقہ الطب کی معرفت کی طرف۔

اور میں نے ڈاکٹروں کے شعبہ اقوال کو مقدمہ میں نقل کیا ہے جن کا خلاصہ ومقصود یہ ہے:

١۔انجکشن کے ذریعہ دوا جو عروق میں پہنچائی جاتی ہے۔

٢۔اور خون کے ساتھ شرائین یا اوردہ میں اس کا سریان ہوتا ہے، اھ۔

کماصرح بهذین الامرین مولوی محمد شفیع صاحب فی ابتداء جوابه۔

٣۔یہی دوا سریان خون میں جوفِ بطن وجوفِ دماغ میں پہنچتی ہے۔

---

[63] (الهداية شرح البداية، ج ١، ص ١٧٥)

[64] (مستخلص، ص ٢٢٦)

کما مرت ھذاہ الھمل الثلاثۃ من اقوال الاطباء فی مقدمۃ ھذہ الرسالۃ فظھر بطلان زعم المذکور۔

وجہ یاز دہم: یہ ہے کہ سطور بالا مولوی صاحب سے یہ ثابت ہوا کہ وصول دوا جوف بطن میں بواسطہ جوف الدماغ جیسا کہ عبارۃ بحر الرائق وشامی، ج ۲، ص ۱۶ اور بالواسطہ اُذن وانف ودبر وجائفہ وآمۃ جیسا کہ عبارۃ خلاصۃ الفتاویٰ ہے اور عالمگیری میں بھی ج ۱، ص ۲۷۲۔

وجہ دوازدہم: یہ ہے کہ اسی صاحب نے نقل عبارۃ البدائع میں قطع وبرید کرتے ہوئے بہت زیادہ ضروری حصہ عبارت کو چھوڑ دیا۔

وما وَصَلَ إلَى الْجَوْفِ أو إلَى الدِّمَاغِ من الْمَخَارِقِ الْأَصْلِيَّةِ كَالْأَنْفِ وَالْأُذُنِ وَالدُّبُرِ بِأَنْ اسْتَعَطَ أو احْتَقَنَ أو أَقْطَرَ في أُذُنِهِ فَوَصَلَ إلَى الْجَوْفِ أو إلَى الدِّمَاغِ فَسَدَ صَوْمُهُ أَمَّا إذَا وَصَلَ إلَى الدِّمَاغِ لأن له منفذا إلَى الْجَوْفِ فَكَانَ بِمَنْزِلَةِ زَاوِيَةٍ من زَوَايَا الْجَوْفِ (الی قولہ) وَأَمَّا ما وَصَلَ إلَى الْجَوْفِ أو إلَى الدِّمَاغِ عن غَيْرِ الْمَخَارِقِ الْأَصْلِيَّةِ بِأَنْ دَاوَى الْجَائِفَةَ وَالْآمَةَ فَإِنْ دَاوَاهَا بِدَوَاءٍ يَابِسٍ لَا يُفْسِدُ لِأَنَّهُ لم يَصِلْ إلَى الْجَوْفِ وَلَا إلَى الدِّمَاغِ وَلَوْ عَلِمَ أَنَّهُ وَصَلَ يُفْسِدُ في قَوْلِ أبي حَنِيفَةَ۔[65]

مخارق اصلیہ کے ذریعہ جوف یا دماغ تک وہ پہنچے جیسے ناک، کان، دبر وغیرہ کے ذریعے چاہے وہ انڈیل کر ہو، حلق سے اتار کر یا کان میں قطرے ٹپکانے سے ہو، اگر وہ جوف یا دماغ تک پہنچی تو اس کا روزہ ٹوٹ گیا اور پھر وہ دماغ کی طرف پہنچی کیونکہ وہ بطرف جوف منفذ ہے تو وہ زاویہ بمنزلہ زاویہ جوف کے ہوگا۔ ”الی قولہ“ اور جب مخارق اصلیہ کے بغیر جوف یا دماغ کی طرف پہنچے اگرچہ وہ دواء خشک ہو یا تر اور اگر اس نے دوا کیا دوائے یابس سے تو روزہ نہیں ٹوٹے گا اس لئے کہ وہ نہ تو جوف تک

---

65 (بدائع الصنائع، ج ۲، ص ۹۳)

پہنچتی ہے اور نہ دماغ تک، اور اگر جان لیا کہ دوائی پہنچ گئی ہے تو بقول ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ روزہ فاسد ہو جائے گا۔

اور وہی ضروری قطعہ عبارت جو مولوی مذکور نے چھوڑ دیا ہے وہ یہ ہے:

وَإِنْ دَاوَاهَا بِدَوَاءٍ رَطْبٍ يُفْسِدُ عِنْدَ أبي حَنِيفَةَ وَعِنْدَهُمَا لَا يُفْسِدُ هُمَا اعْتَبَرَا الْمَخَارِقَ الْأَصْلِيَّةَ لِأَنَّ الْوُصولَ إِلَى الْجَوْفِ من الْمَخَارِقِ الْأَصْلِيَّةِ مُتَيَقَّنٌ بِهِ وَمِنْ غَيْرِهَا مَشْكُوكٌ فيه فَلَا نَحْكُمُ بِالْفَسَادِ مع الشَّكِّ وَلِأَبِي حَنِيفَةَ أن الدَّوَاءَ الرطب يصل غالبا فالحكم على الغالب، اھ۔[66]

اور اگر اس نے دوائے رطب استعمال کی تو ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک روزہ ٹوٹ جائے گا۔ لیکن مخارق اصلیہ کا اعتبار کرتے ہوئے صاحبین کے نزدیک نہیں ٹوٹے گا اس لئے کہ اس کے ساتھ مخارق اصلیہ میں دواء کا وصول یقینی ہے اور اس کے ماسواء میں مشکوک ہے تو شک کی بناء پر فسادِ روزہ کا حکم نہیں ہو گا اور ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک غالب یہ ہے۔

اقول: اسی لئے میں نے کہا تھا کہ یہی قطعہ بہت زیادہ ضروری ہے کہ اس میں دواء رطب کے وصول جوف بطن یا جوف دماغ میں غالب فرما کر بمذہب امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فساد صوم کا حکم صادر فرمایا اور شک نہیں کہ انجکشن کی دوا ضرور رطب (گیلی) ہوتی ہے۔ تو اس کا وصول جوف بطن یا جوف دماغ میں غالب ہو کر فساد صوم کا حکم ضروری ہو گیا اور چونکہ یہی مضمون مولوی مذکور کے غرض فاسد کے منافی ہے اسی لئے عبارت کا یہی ٹکڑا چھوڑ دیا۔

---

[66] (بدائع الصنائع، ج ۲، ص ۹۳)

مولوی محمد شفیع نے کتاب آلات جدیدہ کے شرعی احکام میں بعد نقلِ ناقص عبارۃ بدائع لکھا ہے:

بقولہ قول دوم بدائع کی مذکور الصدر عبارۃ سے دو باتیں ثابت ہوئیں اول یہ کہ کسی چیز کا بدن کے کسی حصہ کے اندر داخل ہو جانا مطلقًا روزہ کو فاسد نہیں کرتا بلکہ اس کے لئے دو شرطیں ہیں: اول یہ کہ وہ چیز جوف معدہ میں یا دماغ میں پہنچ جائے دوسرے یہ کہ یہی پہنچانا بھی مخارق اصلیہ یعنی منفذ اصلی کے راستے سے ہو اگر کوئی چیز مخارق اصلیہ کے علاوہ کسی دوسری کیمیاوی طریق سے جوف معدہ یا دماغ میں پہنچ جائے تو وہ بھی مفسد صوم نہیں انجکشن کے ذریعہ بلاشبہ دوا یا اس کا اثر پورے بدن کے ہر حصہ میں پہنچ جاتا ہے مگر یہ پہنچنا منفذ اصلی کے راستہ سے نہیں بلکہ عروق (رگوں) کے راستہ سے پہنچنا یہ راستہ منفذ اصلی نہیں، الخ۔

اقول: اس صاحب کا یہ قول وجوہات کی بناء پر مردود ہے۔

وجہ اول: یہ ہے کہ اس صاحب نے بدائع الصنائع کی عبارت کا وہ ٹکڑا حذف کر دیا ہے نہ اللہ تعالیٰ سے حیاء اور خوف اور نہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور صاحب بدائع سے کچھ شرم و حیا۔ اور اس حذف شدہ حصہ کو ہم نے وجہ دوازدہم میں بیان کر دیا۔

وجہ دوم: یہ ہے کہ اسی صاحب نے اقرار کیا بقولہ: انجکشن کے ذریعہ بلاشبہ دوا یا اس کا اثر پورے بدن کے ہر حصہ میں پہنچ جاتا ہے۔

معلوم ہوا انجکشن کے دواء کا اثر جوف بطن اور جوف دماغ تک بلاشبہ پہنچتا ہے تو لازمًا روزہ فاسد ہو گیا۔ اور منفذ اصلی و منفذ غیر اصلی بمذہب امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ابو حنیفہ دواء رطب میں بذریعہ انجکشن کے کوئی فرق فساد صوم میں نہیں رکھتا۔

وجہ سوم: یہ ہے کہ مولوی صاحب نے دوسری شرط بدین الفاظ بیان کی ہے کہ دوسری شرط یہ ہے کہ یہی پہنچانا بھی مخارق اصلیہ یعنی منفذ اصلی کے راستہ سے ہو۔ یہ بھی مردود ہے اس لئے کہ اس کا مقصد یہ ہے کہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مذہب اسی مسئلہ میں جو بدائع الصنائع میں بدیں الفاظ مفرداً مخلصاً مذکور ہے:

وَإِنْ دَاوَاهَا رَطْبٍ فَعِنْدَ أبي حَنِيفَةَ يُفْسِدُ صومه (الی قوله) ولابی حنيفة رحمة الله تعالیٰ عليه ان الدواء الرطب يصل غالبًا فالحكم على الغالب۔[67]

اگر دوائے رطب یعنی گیلی استعمال کی تو ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا۔ "الیٰ قولہ" ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک غالب یہ ہے کہ تر دوا پہنچ جاتی ہے اور حکم غالب پر ہے۔

اقول وَاللَّازِمُ بَاطِلٌ فَالْمَلْزُومِ مِثْلُهُ۔[68]

میں کہتا ہوں لازم باطل تو ملزوم بھی باطل ہے۔

وجہ چہارم: یہ ہے کہ اگر منفذ اصلی اسی مسئلہ میں شرط ہو جائے:

كما قال فيلزم بطلان مسئلة الجائفة والآمة التى نقلها هٰذا الصاحب من البدائع كما مرت وعليها الاجماع فعليه يلزم بطلان الاجماع واللازم باطل فالملزوم مثلهٗ۔

تو پھر مسئلہ منقول جائفہ اور آمہ کا بطلان لازم ہو جائے گا۔ یہ بدائع میں سے ہے جیسا کہ گزر چکا ہے اور اسی پر اجماع ہے اور اسی پر اجماع کا بطلان لازم آتا ہے، لازم باطل تو ملزوم بھی باطل۔

وجہ پنجم: یہ ہے کہ یہی شرط منفذ اصلی کی باطل ہے اس لئے کہ مختصر الوقایہ (جو متون معتبرہ میں سے ایک ہے) کی عبارت ہذا سے مختلف ہے۔

---

[67] (بدائع الصنائع، ج۲، ص ۹۳)

[68] (العناية شرح الهداية، ج۶، ص ۲۸۱)

او وصل دواء الیٰ جوفہ و دماغہ من غیر المسام، اہ۔[69]

یعنی وصول دواء جوف بطن یا جوف دماغ میں بغیر مسام بہر طریقہ و ہر منفذ اصلی ہو یا منفذ غیر اصلی ہو مفسد صوم ہے اور چونکہ یہی دواء عروق کے ذریعہ سے جوفِ بطن میں پہنچتی ہے جیسے کہ مولوی صاحب نے اقرار کیا تو ضرور مفسد صوم ہے تو مولوی صاحب کی شرط تباہ ہو گئی۔

دار العلوم حقانیہ کا فتویٰ اور اس کا جواب

فدوی المحترم! مسئلہ کا جواب یہ ہے کہ تحقیق انجکشن سے معلوم ہوا کہ اس میں بذریعہ عروق و مسامات بدن کے درون دواء پہنچائی جاتی ہے۔ اس لئے ناقض صوم نہیں ناقض صوم وہ ہے جو بذریعہ کسی منفذ کے درون بدن پہنچے نہ کہ بذریعہ مسامات کے۔ فقہاء کی تصریحات سے یہ بات اچھی طرح واضح ہوتی ہے۔

در مختار میں لکھا ہے:

الکحل أو الدھن او احتجم او وجد طعمه في حلقه أثر داخل من المسام الذي ھو خلل البدن والمفطر إنما ھو الداخل من المنافذ للاتفاق علی أن من اغتسل في ماء فوجد برده في باطنه أنه لا یفطر۔[70]

سرمہ پہنا، تیل ڈالا، مساج کرایا یا ان کا ذائقہ حلق میں محسوس کیا اس لئے کہ ان کا اثر بدن کے خلیات یعنی مسام سے داخل ہوتا ہے اور روزہ اس وقت ٹوٹتا ہے جب کوئی چیز اپنے منافذ سے داخل ہو بالاتفاق، جیسا کہ کوئی شخص غسل کرے پانی میں اور اس کی ٹھنڈک کو پیٹ میں پائے تو اس کا روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

---

[69] (مختصر الوقایہ، ص ۱۱۳)

[70] (الدر المختار، ج ۲، ص ۳۹۶)

اور داخل بدن میں دواء کا اثر بذریعہ عروق یا مسامات پہنچ جانے سے فساد صوم لازم نہیں آتا جیسے کہ غسل کا اثر اور زہریلے جانور کے کاٹنے کا اثر اگر بدن میں سرایت کر جاتا ہے مگر وہ باتفاق مفسدِ روزہ نہیں، اسی طرح انجکشن بھی مفسد روزہ نہیں، الخ۔

قائم مقام مفتی دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

قول سوم: اس لئے گرمی کے موسم میں کوئی شخص اگر ٹھنڈے پانی سے غسل کرتا ہے تو پیاس کم ہو جاتی ہے۔ کیونکہ پانی کے اجزاء مسامات کے راستہ سے اندر جاتے ہیں مگر اس کو کسی نے مفسد صوم قرار نہیں دیا۔

اقول: جواب یہ ہے کہ لفظ کیونکہ پانی کے اجزاء مسامات کے راستہ سے اندر جاتے ہیں غلط فاحش ہے۔ اس لئے کہ مسامات سے صرف اثر و رطوبت و بخارات اندر جاتے ہیں۔ بنفسہ کوئی چیز پانی ہو یا دواء یا غذاء مسامات کے راستے اندر نہیں جاسکتی۔

کما قالوا:

ا۔ قولہ (ای المختصر) من غیر المسام فلو وصل شیئ منها الی الجوف لم یفسد بلا خلاف۔[71]

اور کوئی چیز اس سے بغیر مسام کے پیٹ میں پہنچے تو بلا اختلاف روزہ ٹوٹ جائے گا۔

۲۔ وهو منفذ دقیق فی الجلد تمر علیه البخارات فلو وصل شیئ منه رطوبة الی الباطن لا یفسد صومه۔

وہ باریک منفذ خلیات جلد میں ہیں اسی پر بخارات کے دانے ہوتے ہیں اگر اس کے ذریعے کوئی شے رطوبت کی پہنچ جائے اندر کی طرف تو اس کا روزہ فاسد نہیں ہوگا۔

---

[71] (جامع الرموز)

۳۔ لانہ اثر داخل من المسام الذی هو خلل البدن۔[72]

اس لئے کہ اس کا اثر بذریعہ مسام خلیات بدن داخل ہوتا ہے۔

قول چہارم: یہ ہے اس سے یہ شبہ بھی رفع ہو گیا کہ گلوکوز وغیرہ کے انجکشن ایسے ہیں کہ ان کے ذریعہ بدن کو غذا جیسی قوت پہنچتی ہے اس لئے ان کا حکم غذا کا سا ہونا چاہیئے۔

جواب: واضح ہے کہ قوت پہنچانا مطلقاً مفسد نہیں جیسے ٹھنڈک پہنچانا مفسد نہیں بلکہ منفذ اصلی کے راستہ سے کسی چیز کا جوف معدہ یا دماغ میں پہنچنا مفسد صوم ہے۔ وہ انجکشن میں نہیں پایا جاتا اگرچہ قوت اس سے پہنچ جائے۔

یہ قول مردود بوجوہ مردود ہے اس لئے کہ گلوکوز ذات ہے اثر نہیں ہے تو اس کا قیاس کرنا اثر پر (جو کہ برددت ورطوبت ہے) محض غلط ہے۔

وجہ دوم: یہ ہے کہ وہی اثر برودۃ ورطوبت جیسا کہ عبارت جامع الرموز اور شامی وغیرہما سے واضح ہے کہ وہ مسام سے داخل ہو فساد صوم لازم نہ ہو گا اور گلوکوز تو مخارق غیر اصلیہ سے داخل ہو کر جوفِ بطن وجوفِ دماغ کو پہنچتا ہے۔

جیسا کہ حکماء فرماتے ہیں:

قال شیخ ابو علی سینا فی کتابه قانونچه، ص ۱۰ اعلم ان الغذاء (جیسا کہ گلوکوز) وهو الجسم الذی من شانه ان یصیر جز من بدن الانسان اذا ورد علی المعدة استحال فیها الی جوهر شبیه بماء الکشک الثخین الذی یسمیٰ کیلوسا وینجذب الصافی عنه الی الکبد فیندفع من طریق العروق المسواة بماساء بقا وینضبح فی العروق ویسمیٰ کیلوسا۔

---

[72] (ردالمحتار، ج۳، ص۱۰۶)

شیخ بو علی سینا نے اپنی کتاب قانونچہ ص ۱۰ میں لکھا ہے: جان لے کہ غذا کا اپنی شان "حیثیت" کے اعتبار سے جسم ہوتا ہے اور بدنِ انسان کا جز ہو جاتی ہے جب وہ معدہ پر پہنچتی ہے تو اس کے لئے اپنے جوہر کی اصلی شکل رکھنا محال ہو جاتا ہے جس طرح کہ ماءکشک ہے۔ الشخین جسے کیلوسا کہا جاتا ہے وہ صاف طور پر کبد فضلات وغیرہ میں جذب ہو جاتا ہے اور عروق کے ذریعے نکلتا ہے اسے ماساء بقا کہتے ہیں اور جو رگوں میں گھل جائے تو اسے کیلوسا کہتے ہیں۔

وایضا قال فی قانونچه، ص ۳۶ واما العروق الغیر الضواءب التی تسمی الاوردة فهی اجسام عصبانیة غیر مضاعفة ثابتة من الکبد مجوفة لیس لها حس ولا حرکة بنفسها فیها دم کثیر وروح قلیل ومنفعتها ان تسقی الاعضاء لدم الذی تحمله الکید۔

اور قانونچہ کے ص۳۶ پر یہ بھی ہے کہ عروق غیر ضواء جن کا نام اور وہ ہے یہ باریک اجسام عصبانیہ ہیں جو کہ کبد کے ساتھ لپٹی ہوئی ہیں بنفسہ ان میں حس ہے اور نہ حرکت، ان میں خون زیادہ ہے اور روح کم ہے۔ ان کی منفعت یہ ہے کہ حامل کبد اعضاء دم کو سیراب کرتی ہیں۔

ان عبارات سے معلوم ہوا کہ جس حصہ میں خون چلتا ہے اسی حصہ میں یہ دواء بھی خون کے ساتھ چلتی ہے اس لئے کہ گوشت دم صفاء ہے۔

وجہ سوم: یہ ہے کہ گلوکوز کی ذات دواء رطب ہے اور دواء رطب مخارق غیر اصلیہ سے غالباً پہنچتا ہے جوف دماغ میں پس بمذہب امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ روزہ فاسد ہو گیا۔

کما مر من البدائع وقال الشامی ایضا (قَوْلُهُ: فَوَصَلَ الدَّوَاءُ حَقِيقَةً) أَشَارَ إلَى أَنَّ مَا وَقَعَ فِي ظَاهِرِ الرِّوَايَةِ مِنْ تَقْيِيدِ الْإِفْسَادِ بِالدَّوَاءِ الرَّطْبِ مَبْنِيٌّ عَلَى الْعَادَةِ مِنْ أَنَّهُ يَصِلُ وَإِلَّا فَالْمُعْتَبَرُ حَقِيقَةُ الْوُصُولِ ، حَتَّى لَوْ عَلِمَ وُصُولَ الْيَابِسِ أَفْسَدَ أَوْ عَدَمَ وُصُولِ الطَّرِيِّ لَمْ يُفْسِدْ وَإِنَّمَا

الْخِلَافُ إذَا لَمْ يَعْلَمْ يَقِينًا فَأَفْسَدَ بِالطَّرِيِّ حُكْمًا بِالْوُصُولِ نَظَرًا إلَى الْعَادَةِ وَنَفَيَاهُ كَذَا أَفَادَهُ فِي الْفَتْحِ، اهـ۔[73]

جیسا کہ بدائع میں گزر چکا ہے اور شامی نے بھی کہا ہے اس کا قول حقیقتًا دوا پہنچ گئی یہ اشارہ ہے اس طرف کہ وہ ظاہر الروایۃ میں واقع ہے، گیلی دوا سے افساد روزہ کی قید عادت پر مبنی ہے جب کہ وہ پہنچ جائے ورنہ اعتبار حقیقت میں پہنچنے کا ہے، اگر جان لے خشک دوائی پہنچ گئی ہے تو روزہ ٹوٹ گیا اور گیلی دوائی کے عدم وصول کا علم ہے تو نہ ٹوٹا۔ اختلاف یہ ہے کہ جب یقینی علم نہیں تو تری کے حکمًا پہنچتے ہی ٹوٹ جائے گا۔ عادتًا دیکھتے ہوئے اس کی نفی نہیں کی جا سکتی۔

وجہ چہارم: یہ ہے کہ مولوی موصوف نے حنفی مذہب چھوڑ دیا اس لئے کہ اس نے صرف منافذ اصلیہ کو معتبر قرار دیا ہے جیسا کہ اس کے فتویٰ سے ظاہر ہے وهو باطل بوجوه۔

اول: وجزم المصنف بأن القاضي المقلد إذا خالف مشهور مذهبه لا ينفذ حكمه في الأصح۔[74]

مصنف کا جزم یہ ہے کہ قاضی مقلد جب مذہب مشہور کے خلاف حکم دے تو حقیقتًا اس کا حکم نافذ نہیں ہو گا۔

دوم: وليس للقاضي المقلد إلا اتباع مشهور المذهب۔[75]

قاضی مقلد پر مشہور مذہب کی اتباع لازمی ہے۔

---

[73] (ردالمحتار، ج۲، ص ۱۱۲)

[74] (درالمختار، ج۲، ص ۴۱۶)

[75] (ردالمحتار، ج۳، ص ۵۲۶)

وجہ سوم: **المعتمد من أن القاضي (المقلد) ليس له الحكم بخلاف مذهبه، و لا سيما قضاة زماننا المأمورين بالحكم بأصح أقوال أبي حنيفة۔**[76]

معتمد یہ ہے کہ قاضی مقلد اپنے مذہب کے خلاف حکم نہ دے اور ہمارے زمانے کے مامورین قضاۃ پر لازمی ہے کہ وہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے صحیح تر اقوال پر حکم دیں۔

وجہ چہارم: **المقلد إذا خالف إمامه في مسألة لا ينفذ حكمه فيها على الأصح، و مراد من قال بنفاذ حكم القاضي في هذه المسألة القاضي المجتهد كما نص عليه المحققون، اھ۔**[77]

قاضی مقلد جب کسی مسئلہ میں اپنے امام کے خلاف حکم دے تو صحیح یہ ہے کہ اس کا حکم نہیں ہو گا اور اس مسئلہ میں جس نے قاضی کے حکم کے نفاذ کا کہا ہے اس سے مراد قاضی مجتہد ہو گا جیسا کہ محققین نے اس پر نص کیا ہے۔

وجہ پنجم: **قال الشيخ حافظ الدين: لا خفاء أن علم قضاتنا ليس بشبهة فضلا عن الحجة. قاله عن قضاة زمانه و بلاده، فكيف اليوم و أكثرهم جاهلون، اھ۔**[78]

شیخ حافظ الدین نے کہا کوئی خوف نہیں جب جان لیں ہمارے قاضی تو اس میں کوئی فضلا عن الحجۃ اس نے ہمارے زمانے اور شہروں کے قاضیوں سے متعلق کہا کہ یہ آج جیسے کس طرح ہو سکتے ہیں ان کی اکثریت تو جاہل ہے۔

---

76 (ردالمحتار، ج۳، ص ۴۸۹)

77 (ردالمحتار، ج۳، ص ۵۲۶)

78 (ردالمحتار، ج۳، ص ۵۲۶)

قول پنجم مولوی محمد شفیع دیوبندی کا (انجکشن کی ایک واضح نظیر)

یہ ظاہر ہے کہ انجکشن کا طریقہ نہ عہد رسالت میں موجود تھا نہ ائمہ مجتہدین کے زمانہ میں اس لئے اس کا کوئی صریح حکم نہ تو کسی حدیث میں مل سکتا ہے، نہ آئمہ دین کے کلام میں، البتہ فقہی اصول و قواعد اور نظائر پر قیاس کر کے ہی اس کا حکم شرعی معلوم کیا جا سکتا ہے۔

مفتی صاحب کے یہ اقوال بوجوہ مردود ہیں۔

وجہ اول: یہ ہے کہ یہ الفاظ کہ قیاس کر کے، الخ غلط ہے۔

لقولهم ان الْقِيَاسِ مَسْدُودٌ فِي زَمَانِنَا وَإِنَّمَا لِلْعُلَمَاءِ النَّقْلُ مِنْ الْكُتُبِ الْمُعْتَمَدَةِ كَمَا صَرَّحُوا بِهِ۔[79]

ان کا یہ قول کہ قیاس ہمارے زمانے میں مسدود ہے یہ تو کتب معتمدہ سے علماء نے نقل کیا ہے جیسا کہ شامی نے اس کی تصریح کی ہے۔

تو مفتی صاحب کا قیاس کا دعویٰ باطل ہو گیا جناب۔

القیاس مسدود فی زماننا و انما للعلماء النقل من صاحب المذهب من الکتب المعتمدة علی انہٗ نفسہٖ صرح فی بعض رسائله بان القیاس بعد او بعمائة منقطع فلیس لا حد ان یقیس مسئلة علی مسئلة اه۔[80]

قیاس ہمارے زمانے میں مسدود ہے صاحب مذہب کی کتب معتمدہ سے علماء نے نقل کیا ہے یہ تو نفس مسئلہ پر ہے جس کی انہوں نے اپنے بعض رسائل میں تصریح کی ہے کہ قیاس چوتھی صدی کے بعد منقطع ہے پس کوئی بھی ایک مسئلہ کو دوسرے مسئلہ پر قیاس نہیں کر سکتا۔

---

79 (ردالمحتار، ج۳، ص۳۸۷)

80 (حموی فن ثالث قواعد، ص۴۰۰)

وجہ دوم: یہ ہے کہ یہ قول کہ فقہی اصول و قواعد، الخ بھی دلیل ہے اس بات پر کہ قیاس غلط ہے:

علیٰ ما فی حاشیۃ شرح العقائد النسفیۃ المسماۃ بالخیالی۔ الفقہ علم الاحکام الکلیۃ لمعرفۃ الاحکام الجزیۃ فان علم وجوب الصلوٰۃ مطلقًا یفید معرفۃ وجوب صلوٰۃ زید و عمر مثلاً۔[81]

فقہ احکام کلیہ کا علم ہے جس سے احکام جزئیہ کی معرفت حاصل ہوتی ہے بے شک وجوب صلوٰۃ کا مطلق علم زید و عمر پر وجوبِ صلوٰۃ کی معرفت کا فائدہ دیتا ہے۔

ولھذا قال علامۃ دھرہ مولانا صاحب لاله کاله فی شرح الزرادی المسمی بالفوائد الحقیۃ، ص ٦ :قول المتن ھر فی ایرادہ اشارۃ الی اطلاق هذہ القاعدۃ و کلیتها لان کلمۃ ھر فی الفارسیۃ لاحاطۃ جمیع الافراد ککلمۃ کل فی العربیۃ و القانون و الضابطۃ و القاعدۃ الفاظ مترادفۃ وھو امر کلی ینطبق علی الجزئیات، اھ۔[82]

صاحب متن کے قول هَرْ کے ورود میں اشارہ ہے اس قاعدہ کے اطلاق پر، اور کلیہ یہ ہے کہ لفظ هَرْ فارسی میں جمیع افراد کو محیط ہے۔ عربی کے لفظ "کُل" کی طرح، پھر قانون ضابطہ اور قاعدہ باہم مترادف الفاظ ہیں اور امر کلی منطبق ہوتا ہے جزئیات پر۔

وجہ سوم: یہ ہے کہ یہی مولوی صاحب موصوف قیاس کا اہل نہیں ہے اس لئے کہ قیاس ادلہ اربعہ میں سے ہے اور مولوی موصوف کا وعدہ ہے کہ میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مقلد ہوں۔

---

81 (خیالی، ص ١٥)

82 (الفوائد الحقیۃ)

وقد قالوا الادلة الاربعة انما یتوصل بها المجتهد لا المقلد والمقلد فمستنده قول مجتهده لا ظنه ولا ظنه۔

اور کہتے ہیں کہ ادلہ اربعہ تک رسائی مجتہد کی ہے نہ کہ مقلد کی، مقلد کا مستند قول اپنے مجتہد کا قول ہے نہ کہ صرف ظن ہی ظن۔

مسلم الثبوت مقدمه، ص ۲ وکذا فی التوضیح والتلویح مقدمه وغیرها فبطل دعوی القیاس۔

مسلم الثبوت کا مقدمہ، ص ۲ اور اسی طرح توضیح تلویح وغیرہ کے مقدمہ میں ہے، پس قیاس کا دعوٰی باطل ہو گیا۔

فائدة معتمده عجیبه

ان قول الصاحبین رحمهم اللہ تعالیٰ وصول الدواء الرطب فی غیر المخارق الاصلیة الی البطن والدماغ مشکوک فلانحکم بالفساد مع الشک وعند ابی حنیفة رضی اللہ تعالیٰ عنه الوصول غالب فحکم الفساد علی الغالب، اھ۔[83]

صاحبین کا قول ہے کہ گیلی دوا مخارق اصلیہ کے علاوہ پیٹ اور دماغ کی طرف پہنچے تو مشکوک ہے اور شک کی بناء پر فساد روزہ کا حکم ہم نہیں دیں گے جب کہ ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک وصول غالب ہے تو فساد کا حکم بھی غالب پر ہے۔

اقول بعونه وقوته تعالیٰ

ان عدم الفساد علی قولهما مبنی علی الشک۔ والشک هو استواء الطرفین الوصول وعدم الوصول۔ ومذهب الامام الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنه منبی علی الغالب کما صرح به ولا شک ان وصول الدواء الرطب غالب لا مشکوک لا سیما فی صورة انجکشن فالوصول متیقن به فظهر بما حررناه ان فساد الصوم فی صورة انجکشن متفق علیه بینهم۔

---

[83] (بدائع، ج ۲، ص ۹۳۷)

صاحبین کے قول پر عدم فساد شک پر مبنی ہے اور شک دونوں طرفین یعنی پہنچنے اور نہ پہنچنے کو برابر مفید ہے۔ جب کہ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مذہب غالب پر مبنی ہے جیسا کہ اس کی تصریح ہو چکی ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ دوا گیلی کا پہنچنا غالب ہے مشکوک نہیں، ضروری ہے کہ انجکشن کی صورت میں دوائی کا پہنچنا یقینی ہو پس جو کچھ ہم نے لکھا ہے وہ ظاہر ہے کہ انجکشن کی صورت میں روزے کا ٹوٹ جانا صاحبین کے نزدیک متفق علیہ بات ہے۔

نام نہاد احسن الفتاویٰ کے جوابات

احسن الفتاویٰ کا یہ قول کہ روزہ اس چیز سے فاسد ہوتا ہے جو بذریعہ کسی منفذ کے درون بدن پہنچے نہ کہ بذریعہ مسامات و عروق کے۔ فقہاء کی تصریحات سے یہ بات اس طرح واضح ہوتی ہے۔

در مختار میں لکھا ہے:

أو ادهن أو اكتحل أو احتجم وإن وجد طعمه في حلقه۔ وفی الشامی لِأَنَّ أَثَرٌ دَاخِلٌ مِنْ الْمَسَامِّ الَّذِي هُوَ خَلَلُ الْبَدَنِ وَالْمُفْطِرُ إنَّمَا هُوَ الدَّاخِلُ مِنْ الْمَنَافِذِ لِلِاتِّفَاقِ عَلَى أَنَّ مَنْ اغْتَسَلَ فِي مَاءٍ فَوَجَدَ بَرْدَهُ فِي بَاطِنِهِ أَنَّهُ لَا يُفْطِرُ، اھ۔[84]

یا سرمہ ڈالے یا تیل یا مساج کرائے اور اس کا ذائقہ حلق میں محسوس کرے۔ اور شامی میں ہے کہ اثر مسام یعنی خلیات بدن سے داخل ہوتا ہے، روزہ تب فاسد ہوگا جب وہ منافذ سے داخل ہو بالاتفاق، جس نے پانی سے غسل کیا اور اس کی ٹھنڈک کو پیٹ میں محسوس کیا تو روزہ نہ ٹوٹا۔

اور داخل بدن میں دواء کا اثر بذریعہ عروق و مسامات پہنچ جانے سے فساد صوم لازم نہیں آتا، جیسے غسل کا اثر۔ فتویٰ اولیٰ۔

---

[84] (ردالمحتار، ج۷، ص۳۹۵)

اقول فی الجواب بوجوہ الاول: قول الشامی لانہ دَاخِلٌ مِنْ الْمَسَامّ الَّذِي هُوَ خَلَلُ الْبَدَنِ کمامر من الشامی۔[85]

شامی کا قول کہ خلیات بدن یعنی مسام سے داخل ہو جیسا کہ شامی کی عبارت گزر چکی ہے۔

اور اس میں کوئی شک نہیں کہ مفطر دواء ہے نہ کہ دواء کا اثر۔

او داوی جائفۃ او أمۃ فوصل الدواء حقیقۃ الیٰ جوفہ او دماغہ۔ عام کتب فقہ

وجہ دوم: قول الشامی وَالْمُفْطِرُ إنَّمَا هُوَ الدَّاخِلُ مِنْ الْمَنَافِذِ۔[86]

قول شامی جب وہ بذریعہ منافذ داخل ہو تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

اور اس میں شک نہیں کہ منفذ دو قسم ہے۔ ایک منفذ اصلی جیسے کہ منہ اور کان وغیرہما اور دوسرا منفذ غیر اصلی ہے جیسے کہ جائفہ اور آمہ وغیرہما جیسے کہ انجکشن لما صرح فی البدائع وغیرہ کماسیأتی۔

وجہ سوم: ذکر الشامی لفظ المنافذ فی مقابلۃ المسام۔ پس ظاہر ہو گیا کہ منافذ سے مراد غیر مسام سے عموماً منفذ اصلی ہو یا غیر اصلی جیسا کہ جائفہ اور آمہ اور انجکشن۔

وجہ چہارم: یہ ہے کہ لفظ منافذ مطلق ہے اور مطلق اپنے اطلاق پر بدیں طور پر شامل ہوتا ہے کہ سب افراد مطلق پر شامل ہو۔ تو یہ منافذ اصلی و غیر اصلی کو بھی شامل ہو گیا جیسا کہ ٹیکہ تو لازمًا انجکشن کا حکم فساد صوم ہے۔

وجہ پنجم: یہ ہے کہ اسی مفتی نے مسامات اور عروق دونوں کا دعویٰ کیا ہے اپنے اس قول سے، نہ کہ بذریعہ مسامات و عروق کے کما مر اور اس قول سے کہ داخل بدن میں دوا کا اثر بذریعہ مسامات و

---

85 (ردالمحتار، ج۲، ص۹۸)

86 (ردالمحتار، ج۲، ص۹۸)

عروق، الخ اور اس نے صرف مسامات کا مسئلہ در مختار سے نقل کیا ہے عروق کے متعلق اس کے پاس کوئی مسئلہ ہی نہیں خالص جھوٹ اپنی طرف سے بنایا تو پھر اس فتویٰ کا کوئی اعتبار نہیں بلکہ یہ فتویٰ مقبول ہی نہیں۔

وجہ ششم: یہ ہے کہ بفرض محال لفظ منافذہ سے مراد اگر شامی میں منافذ اصلیہ ہوں تو یہ مقبول نہیں۔ اس لئے مختصر الوقایہ کے متن میں ان الفاظ سے صراحتًا ذکر ہے:

او وصل دواء الی جوفہ او دماغہ من غیر المسام، اہ۔

جبکہ متون شروح پر مقدم ہوتے ہیں اس دلیل سے کہ:

قالوا ان ما فی المتون و الشروح مقدم علی ما فی الفتاویٰ لکن ھذا عند التصریح بتصحیح کل من القولین او عدم التصحیح اصلاًاما لو ذکرت مسئلۃ فی المتون و لم یصرحوا بتصحیحھا بل صرحوا بتصحیح مقابلھا فقد افاد العلامۃ قاسم بترجیح الثانی لانہ تصحیح صریح و ما فی المتون تصحیح التزامی و التصحیح الصریح مقدم علی التصحیح الالتزامی ای التزام المتون ذکر ماھو الصحیح فی المذھب کما تقدم فی رسم المفتی او الکتاب، اہ۔[87]

کہتے ہیں کہ جو کچھ متون اور شروح میں ہے وہ فتاویٰ پر مقدم ہے لیکن یہ تصریح پر دو قولوں کی تصحیح یا عدم تصحیح پر ہے بالکل، اور اگر کوئی مسئلہ متون میں مذکور ہو مگر اس کی صحت کی تصریح نہ ہو بلکہ اس کے مقابل کی صحت کی تصریح ہو تو علامہ قاسم نے ثانی کو ترجیح دی ہے۔ اس لئے کہ یہ تصحیح صریح ہے اور جو متون میں ہے وہ تصحیح التزامی ہے اور تصحیح صریح تصحیح التزامی پر مقدم ہے اور یہی مذکورہ قول مذہب میں صحیح ہے۔

---

87 (تکملہ، ج ۱، ص ۳۳۱)

أَنَّ أَصْحَابَ الْمُتُونِ عَلَى قَوْلِ الْإِمَامِ، وَمَعْلُومٌ أَنَّ الْمُتُونَ مَوْضُوعَةٌ لِنَقْلِ مَا هُوَ الْمَذْهَبُ، فَلَا يَعْدِلُ عَمَّا فِيهَا، اه۔[88]

بے شک اصحاب متون قول امام پر ہیں اور معلوم ہے کہ متون موضوعۃ منقول ہیں تو کیا ہے وہ مذہب پس اس میں جو کچھ ہے اس سے انصاف نہیں کیا گیا۔

وَيَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ هَذَا عِنْدَ عَدَمِ ذِكْرِ أَهْلِ الْمُتُونِ لِلتَّصْحِيحِ، وَإِلَّا فَالْحُكْمُ بِمَا فِي الْمُتُونِ كَمَا لَا يَخْفَى، لِأَنَّهَا صَارَتْ مُتَوَاتِرَةً، اه۔[89]

اور لائق ہے کہ یہ اہل متون کی تصحیح کے عدم ذکر پر موقوف ہو ورنہ متون میں جو کچھ ہے اس کا حکم مخفی نہیں اس لئے کہ وہ تو متواتر ہیں۔

پس ارادہ تخصیص منافذ اصلیہ کا باطل ہو گیا تو معلوم ہوا کہ یہاں مراد منافذ اصلی و غیر اصلی دونوں ہیں۔

وجہ ہفتم: یہ ہے کہ بہ فرض محال اگر منافذ سے مراد منافذ مخصوصہ ہوں خصوصًا اصلیات مشہورہ اشیاء جیسے کہ منہ، کان اور ان کے علاوہ تو یہ ارادہ مردود ہے بقول صاحب البدائع:

وما وَصَلَ إِلَى الْجَوْفِ أو إلى الدِّمَاغِ من الْمَخَارِقِ الْأَصْلِيَّةِ كَالْأَنْفِ وَالْأُذُنِ وَالدُّبُرِ بِأَنْ اسْتَعَطَ أو احْتَقَنَ أو أَقْطَرَ في أُذُنِهِ فَوَصَلَ إلَى الْجَوْفِ أو إلى الدِّمَاغِ فَسَدَ صَوْمُهُ وأَمَّا إذا وَصَلَ إلَى الدِّمَاغِ لأن له منفذا إلَى الْجَوْفِ فَكَانَ بِمَنْزِلَةِ زَاوِيَةٍ من زَوَايَا الْجَوْفِ (الی قولہ) وَأَمَّا ما وَصَلَ إلَى الْجَوْفِ أو إلَى الدِّمَاغِ عن غَيْرِ الْمَخَارِقِ الْأَصْلِيَّةِ بِأَنْ دَاوَى الْجَائِفَةَ وَالْآمَّةَ فَإِنْ دَاوَاهَا بِدَوَاءٍ يَابِسٍ لَا يُفْسِدُ لِأَنَّهُ لم يَصِلْ إلَى الْجَوْفِ وَلَا إلَى الدِّمَاغِ وَلَوْ عَلِمَ أَنَّهُ وَصَلَ يُفْسِدُ عِنْدَ أبي حَنِيفَةَ وَعِنْدَهُمَا لَا يُفْسِدُ هُمَا اعْتَبَرَا الْمَخَارِقَ الْأَصْلِيَّةَ لِأَنَّ الْوُصُولَ إلَى الْجَوْفِ من الْمَخَارِقِ الْأَصْلِيَّةِ مُتَيَقَّنٌ بِهِ وَمِنْ غَيْرِهَا مَشْكُوكٌ فيه فَلَا نَحْكُمُ بِالْفَسَادِ مع الشَّكِّ وَلِأَبِي

---

[88] (ردالمحتار، ج ٦، ص ٢١٠)

[89] (ردالمحتار، ج ١، ص ٥٢)

حَنِيفَةَ أنّ الدَّوَاءَ إذَا كان رَطْبًا فَالظَّاهِرُ هو الْوُصولُ لِوُجودِ الْمَنْفَذِ إلَى الْجَوْفِ فيبني الْحُكْمُ علَى الظَّاهِرِ۔[90]

اور وہ جو جوف بطن یا دماغ تک مخارق اصلیہ مثلاً ناک، کان اور دبر کے ذریعے پہنچے چاہے ڈالنے سے، مساج کے ذریعے یا کان میں قطرے ٹپکا کر جیسے ہی وہ جوف یا دماغ تک پہنچے گی تو اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا، جب وہ دماغ تک پہنچ گئی جو کہ جوف کا منفذ ہے تو گویا وہ بمنزل روایائے جوف کے ہے "الیٰ قولہ" جب وہ جوف یا دماغ تک بغیر راستہ مخارق اصلیہ کے پہنچے چاہے وہ دوا خشک ہو یا تر، اگر اس نے دوا کیا دوائے خشک سے تو وہ جوف اور دماغ تک نہیں پہنچتی اور اگر معلوم ہو گیا کہ وہ پہنچ گئی ہے تو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک روزہ فاسد ہو جائے گا جب کہ صاحبین کے نزدیک نہیں ٹوٹے گا مخارق اصلیہ پر اعتبار کرتے ہوئے اس لئے کہ جوف تک مخارق اصلیہ کے ذریعے پہنچنا یقینی ہے اس کے علاوہ وصول مشکوک ہے تو شک پر فساد روزہ کا حکم نہیں ہو گا اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک جب دوا رطب یعنی گیلی ہو تو ظاہر ہے وہ وجود منفذ کے ذریعے جوف تک پہنچے گی پس حکم ظاہر پر مبنی ہے۔

وجہ ہشتم: یہ ہے کہ اس سے پہلے قول میں مفتی صاحب نے کہا ہے بلفظہ بلکہ عروق (اور مسامات) کے ذریعہ معدہ میں پہنچ جاتی ہے، الخ۔ یہ اقرار ہے اس پر کہ دواء مصلح بدن جوف معدہ کو بذریعہ انجکشن پہنچتی ہے تو لازماً حکم فساد قائم ہوا۔ اور منفذ اصلی کے قید کا کوئی اعتبار نہیں جیسا کہ بدائع کی عبارت سے ثابت ہوا۔

وجہ نہم: یہ ہے کہ مقدمہ میں سات ڈاکٹروں کے اقوال سے ثابت ہو گیا کہ دواء بذریعہ ٹیکہ عام بدن کے رگوں میں دورانِ خون سے ملتی اور شامل ہو جاتی ہے تو دماغ کی رگوں اور پیٹ کی رگوں،

---

[90] (بدائع الصنائع، ج۲، ص ۹۳)

معدہ اور جگر کی رگوں میں شامل ہوتی ہے اور اس شمول میں دوائی کا پہنچنا مصلح بدن ہے۔ تو روزہ دار کا روزہ خوا مخواہ لازمًا فاسد ہو گیا اور قضاء لازم ہو گئی۔ جیسا کہ ہم نے بحث اول میں ذکر کیا۔

وجہ دہم: یہ ہے کہ مفتی صاحب نے قول اول میں کہا بقولہ: انجکشن کی دوا بذریعہ منفذ نہیں جاتی بلکہ (عروق) اور مسامات کے ذریعہ معدہ میں پہنچ جاتی ہے، الخ۔ یہ غلط ہے دیکھو مسام کا معنی:

مسام بالفتح وتشدید میم، سوراخ ہائے بن موئی بدن۔[91]

۲۔ مسام بالفتح سوراخ ہائے بغایت باریک کہ در تمام بدن آدمی وغیرہ زیر بن موئی باشد۔[92]

۳۔ المسام وھو منفذ دقیق فی الجلد تمر علیہ البخار فلو وصل عنہ رطوبۃ الی الباطن لا یفسد صومہ، اھ۔[93]

مسام جلد میں باریک سوراخ کو کہا جاتا ہے اس پر بخارات کے دانے نمودار ہوتے ہیں اگر ان سے بدن میں رطوبت پہنچے تو روزہ فاسد نہیں ہو گا۔

۴۔ ای المنافذ الدقیقۃ فی البدن لقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام الفطر مما دخل وھو لیس مما خرج، اھ۔[94]

یعنی بدن میں باریک سوراخ، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان عالی شان ہے فساد روزہ دخول پر ہے نہ کہ خروج پر۔

---

91 (منتخب اللغات، ص ۴۶۰)
92 (غیاث اللغات، ص ۴۲۱)
93 (ابو المکارم)
94 (شرح الیاس)

چمڑے کے باریک پوسٹ میں رگیں نہیں جیسا کہ نمبر ۳ میں گذرا مقدمہ میں تو پہنچنا دواء کا معدہ کو بذریعہ مسامات صحیح نہیں اس لئے کہ تمام بدن رگوں سے بھرا ہوا ہے جیسا کہ ہم نے مقدمہ میں ذکر کیا۔ عروق کے ذریعہ دواء معدہ کو پہنچتی ہے بخلاف مسامات کے اس لئے کہ مسامات بدن کے سطح ظاہری پر سوراخوں کو کہا جاتا ہے۔ اس سے دواء بعینہ نہیں پہنچ سکتی اور اثر دواء پہنچتا ہے۔ معلوم ہوا کہ اس عبارت میں مسامات کا لفظ صحیح نہیں۔

دوسرا فتویٰ اور اس کا جواب بتوفیقہٖ تعالیٰ یہ ہے

استفتاء من جانب ڈاکٹر محمد عمر فاضل، دارالعلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک، مقام شہباز گڑھ، ضلع مردان، مغربی پاکستان

باسمہ سبحانہ مکرم جناب محترم المقام حضرت مفتی صاحب دامت عنایتکم۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ تعالیٰ وبرکاتہ! کیا فرماتے ہیں علمائے دین لطیف وفقہاء مذہب مینف اس مسئلہ میں کہ انجکشن سے روزہ کو نقصان پہنچتا ہے یا نہیں، اگر نہیں پہنچتا تو کیوں؟ حالانکہ دوائی بذریعہ انجکشن بذاتِ خود جوف تک نہیں پہنچ سکتی اور اگر یہ وجہ ہو کہ بعض انجکشنوں کا اثر جوف تک پہنچتا ہے تو نیش عقرب وغیرہ سے روزہ ٹوٹنا چاہیئے اس لئے کہ انجکشن جیسی کیفیات مثلاً قے آنا وغیرہ بعض دفعہ نیش عقرب سے رونما ہو جاتے ہیں۔ اگر فرق اختیاری اور غیر اختیاری سے ہو تو ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ قصداً بڑے بچھو کو ہاتھ لگا کر ڈنگ لگوایا جائے اور ایسے بھی ہو سکتا ہے کہ نیند کی حالت میں یا بے ہوشی کی حالت میں انجکشن لگا دیا جائے لہٰذا معلوم ہوا کہ دونوں اختیاری بھی ہو سکتے ہیں اور غیر اختیاری بھی تو حکم بھی ایک ہونا چاہیئے اور اگر مطلق انجکشن سے روزہ کو نقصان نہیں پہنچتا ہے تو کیا

وجہ ہے حالانکہ بعض انجکشنوں کا اثر فوراً جوف تک پہنچتا ہے مثلاً انجکشن لگاتے ہی قے آنا شروع ہو جاتی ہے۔ بینوا بالتفصیل توجروا عند الجمیل۔

فقط والسلام

مؤرخہ ۷۷ ۱۳ھ

پتہ: ڈاکٹر محمد عمر مقام شہباز گڑھ، ضلع مردان، مغربی پاکستان

الجواب

انجکشن سے روزہ نہیں ٹوٹتا کیونکہ ڈاکٹروں سے تحقیق کرنے کے سبب یہ امر ثابت ہوا کہ انجکشن کے ذریعہ دواء جوف عروق میں پہنچائی جاتی ہے۔ جوفِ دماغ یا جوفِ بطن میں دواء نہیں پہنچتی حالانکہ فساد صوم کے لئے مفطر کا جوف دماغ یا جوف بطن کو پہنچنا ضروری ہے۔ مطلق کسی عضو کے جوف یا عروق کے جوف میں پہنچنا مفطر نہیں ہے۔ فقہاء کی بہت سی جزئیات جس میں دواء وغیرہ مطلق جوف بطن میں نہیں پہنچتے اس لئے اس کو مفسد صوم نہیں قرار دیا گیا۔ جیسے مرد کے پیشاب گاہ کے اندر دواء یا تیل وغیرہ چڑھے باتفاق ائمہ ثلاثہ رحمہم اللہ تعالیٰ روزہ فاسد نہیں ہوتا۔ کما صرح به الشامی حیث قال: وَأَفَادَ أَنَّهُ لَوْ بَقِيَ فِي قَصَبَةِ الذَّكَرِ لَا يُفْسِدُ اِتِّفَاقًا وَلَا شَكَّ۔[95]

اس کی مزید تحقیق فتاویٰ امدادیہ، جلد دوم سے معلوم ہو سکتی ہے۔

فقط: ۵ رمضان المبارک ۷۷ ۱۳ھ دارالافتاء مدرسہ مظاہر العلوم، سہارنپور

---

[95] (ردالمحتار، ج۷، ص ۴۱۱)

اقول فی الجواب بوجوہ بان کل واحد من الاستفتاء والفتویٰ غلط علی مذھب الامام ابی حنیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وجہ اول: یہ ہے کہ ڈاکٹر محمد عمر کا یہ قول بلفظہٖ حالانکہ دوائی بذریعہ انجکشن بذات خود جوف (بطن) تک نہیں پہنچ سکتی، الخ۔ یہ قول غیر مقبول بلکہ مردود ہے۔ اس لئے کہ ڈاکٹر موصوف کا یہ قول ظاہر دلیل ہے کہ یہ بے چارہ ڈاکٹری فن کی کتب جو معتبر ڈاکٹروں کی ہیں ان سے بے خبر ہے۔ اس لئے کہ اگر یہ باخبر ہوتا تو یہ خط کشیدہ الفاظ نہ لکھتا اس لئے کہ ان کتابوں سے یہ ثابت ہو گیا کہ دواء ٹیکہ کے ذریعہ بدن کے عام نظام کو پہنچتی ہے، اور دورانِ خون میں شامل ہوتی ہے اور بدن کے ہر حصہ کو پہنچتی ہے۔ تو یہی دواء جوف بطن، جوف دماغ، معدہ اور جگر کو بھی پہنچتی ہے۔ جیسا کہ ڈاکٹروں کے اقوال سے مقدمۂ رسالہ میں گزرا۔

وجہ دوم: یہ ہے کہ ڈاکٹر موصوف کا یہ قول بلفظہٖ اور اگر یہ وجہ ہو کہ بعض انجکشنوں کا اثر جوف تک پہنچتا ہے تو نیش عقرب (بچھو کا ڈنگ) وغیرہ سے روزہ ٹوٹنا چاہیئے، الخ غلط ہے اور دلیل یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب مذہب کی کتابوں سے بے خبر ہیں۔ جیسا کہ ہم نے بحث اول امر سوم میں کتابوں کے حوالے دیئے ہیں۔

أن الفساد منوط بما اذا کان فیہ صلاح بدنہٖ۔[96]

تو مصلح بدن (دواء) کے ساتھ تشبیہہ مضر بدن (زہر نیش عقرب) کا صحیح نہیں۔ اس سے بھی معلوم ہوا کہ یہ صاحب عالم نہیں ہے۔ اور یہ کہنا کہ انجکشن کی واضح مثال یہ ہے کہ اگر کسی کو بچھو یا

---

96 (ردالمحتار، ج۲، ص۱۰۷ وبمعناہ فتح القدیر، ج۱، ص۳۹۱، ھدایۃ، ج۱، ص۳۹۴، ردالمحتار، ج۲، ص۱۰۳، مجمع الانھار، ج۱، ص۱۳۴، درمختار،، ج۲، ص۱۱۷ وغیرھا)

سانپ نے کاٹ لیاتو یہ مشاہدہ ہے کہ زہر بدن کے اندر جاتا ہے یقیناً مگر دنیا کے کسی فقیہہ عالم نے اس کو مفسد صوم قرار نہیں دیا۔

غلط ہے کما مر من سبعة کتب فی الامر الثالث من البحث الاول۔

وجہ دوم: اس کا یہ کہنا کہ واضح مثال، الخ غلط ہے اس لئے کہ مثال ممثل کے افراد سے ہوتا ہے اور اس میں شک نہیں کہ دواء انجکشن کی اصلاح بدن کے لئے ہوتی ہے اور ان چیزوں کا زہر بدن کے لئے ضرر ہے تو لفظ مثال یہاں غلط ہے۔

وجہ سوم: کہ لفظ واضح بناء فاسد علی الفاسد ہے۔ بطریق صفت یا اضافت کے۔

وجہ چہارم: یہ ہے:

أن الفساد منوط بما اذا کان بفعله۔[97]

روزہ کا ٹوٹنا موقوف ہے اس بات پر جبکہ یہ اس کا فعل ہو۔

معلوم ہوا کہ انجکشن فعل انسانی ہے اور زہر فعل انسانی کے اختیار میں نہیں ہے۔ تو وہ فعل جو یہاں پر فعل انسانی نہیں (جیسا کہ زہر) تو فساد روزہ نہیں۔

وجہ پنجم: یہ ہے کہ مفتی صاحب کا یہ کہنا بالفاظہ۔ اس کی وجہ وہ ہو سکتی ہے جو بدائع سے گزری ہے کہ یہ زہر اگرچہ بدن کے سب حصوں میں پہنچ گیا مگر مخارق اصلیہ یعنی منفذ اصلی کے راستہ سے نہیں پہنچا اس لئے مفسد صوم نہیں، اھ۔ یہ قول مفتی کا مردود ہے بمذہب امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ

[97] (ردالمحتار، ج۲، ص۱۰۷، وبمعناہ شلبی، ص ۳۲۹، فتح القدیر، ج ۱، ص ۳۹۵، الکافی ثم المراقی والطحطاوی، ص ۴۰۶، ھدایہ، ج ۱، ص ۳۹۱، ابو المکارم، ج ۱، ص ۱۳۴، قاضی خان والکمال ثم المراقی، ص ۴۰۶، رد المحتار، ج۲، ص۹۸)

تعالیٰ عنہ اس لئے کہ صاحب بدائع نے دونوں مخارق کو یعنی اصلیہ اور غیر اصلیہ کو معتبر کہا ہے علی مذہب ابی حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بدائع کی تمام عبارات پر فکر کریں۔

وما وَصَلَ إلَى الْجَوْفِ أو إلَى الدِّمَاغِ من الْمَخَارِقِ الْأَصْلِيَّةِ كَالْأَنْفِ وَالْأُذُنِ وَالدُّبُرِ بِأَنْ اسْتَعَطَ أو احْتَقَنَ أو أَقْطَرَ في أُذُنِهِ فَوَصَلَ إلَى الْجَوْفِ أو إلَى الدِّمَاغِ فَسَدَ صَوْمُهُ۔

اور جو چیز مخارق اصلیہ یعنی ناک، کان اور دبر کے ذریعے جوف بطن یا دماغ کی طرف پہنچے کسی بھی طرح ہوا خارج ہونے، چھینکنے یا کان میں قطرے ٹپکانے سے جوف معدہ یا دماغ تک پہنچتی ہے روزہ فاسد ہو جاتا ہے۔

و إذا وصل إلى الدماغ لانه له منفذا إلى الجوف فكان بمنزلة زاوية من زوايا الجوف (الی قولہ) وَأَمَّا ما وَصَلَ إلَى الْجَوْفِ أو إلَى الدِّمَاغِ عن غَيْرِ الْمَخَارِقِ الْأَصْلِيَّةِ بِأَنْ دَاوَى الْجَائِفَةَ وَالْآمَّةَ فَإِنْ دَاوَاهَا بِدَوَاءٍ يَابِسٍ لَا يُفْسِدُ لِأَنَّهُ لم يَصِلْ إلَى الْجَوْفِ وَلَا إلَى الدِّمَاغِ وَلَوْ عَلِمَ أَنَّهُ وَصَلَ يُفْسِدُ في قَوْلِ أبي حَنِيفَةَ وَإِنْ دَاوَاهَا بِدَوَاءٍ رَطْبٍ يُفْسِدُ عِنْدَ أبي حَنِيفَةَ وَعِنْدَهُمَا لَا يُفْسِدُ هُمَا اعْتَبَرَا الْمَخَارِقَ الْأَصْلِيَّةَ لِأَنَّ الْوُصُولَ إلَى الْجَوْفِ من الْمَخَارِقِ الْأَصْلِيَّةِ مُتَيَقَّنٌ بِهِ وَمِنْ غَيْرِهَا مَشْكُوكٌ فيه فَلَا نَحْكُمُ بِالْفَسَادِ مع الشَّكِّ وَلِأَبِي حَنِيفَةَ أَنَّ الدَّوَاءَ إذَا كان رَطْبًا فَالظَّاهِرُ هو الْوُصُولُ لِوُجُودِ الْمَنْفَذِ إلَى الْجَوْفِ فَيُبْنَى الْحُكْمُ على الظَّاهِرِ اھ۔[98]

اور جب دماغ میں پہنچے گا تو یہی جوف کی طرف پہنچنے کے لئے منفذ ہو گا، پھر یہ بمنزلہ زوایا جوف کے ہو گا ”الیٰ قولہ“ اور جب مخارق اصلیہ کے بغیر جوف اور دماغ تک پہنچ جائے چاہے وہ دوا خشک ہو یا تر، اور اگر دوائے خشک استعمال کی تو روزہ فاسد نہ ہو گا اس لئے کہ وہ جوف اور دماغ تک پہنچی ہی نہیں ہے اور اگر معلوم ہو گیا کہ پہنچ گئی تو ابو حنیفہ کے نزدیک فاسد ہو جائے گا اور اگر دوائے رطب استعمال کی تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک فاسد ہو جائے گا مگر صاحبین کے نزدیک مخارق اصلیہ پر اعتبار

---

[98] (بدائع الصنائع، ج ۲، ص ۹۳)

کرتے ہوئے روزہ نہ ٹوٹے گا۔ اس لئے کہ مخارق اصلیہ کے ذریعے جوف تک وصولی یقینی ہے، اس کے علاوہ مشکوک ہے اور شک پر فساد روزہ کا حکم نہیں ہے اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک جب دوا گیلی ہو تو اس کا پہنچنا ظاہر ہے کیونکہ جوف کے لئے منفذ کا وجود ہے تو حکم ظاہر پر ہی مبنی ہے۔

وجہ ششم: یہ ہے کہ میں مانتا ہوں کہ مفتی مظفر حسین سہارنپوری نے ڈاکٹروں سے ضرور تحقیق کی ہو گی مگر وہ ڈاکٹر ایسے ہوں گے جیسا کہ ڈاکٹر محمد عمر صاحب۔

اگر مفتی صاحب نے ایسے ڈاکٹروں سے تحقیق کی ہوتی جیسے کہ مصنفین انجکشن بک اور مخزن الحکمۃ تو مفتی صاحب پر ظاہر ہو جاتا کہ دواء بذریعہ مذکورہ عام نظام بدن تک پہنچ کر دوران خون سے شامل ہو جاتی ہے اور جوف دماغ اور جوف بطن معدہ کو پہنچتی ہے جیسا کہ فم۔

وجہ ہفتم: یہ ہے کہ مستفتی اور مفتیان نے جو کہا ہے کہ دوا بذریعہ انجکشن جوف بطن اور جوف دماغ کو نہیں پہنچتی یہ دعویٰ نفی بلا دلیل ہے۔ اور دعویٰ نفی بلا دلیل مقبول نہیں ہے۔ دیکھو اللہ تعالیٰ نے پہلے پارہ میں آیت نمبر ۱۱۱ اہل کتاب کے دعویٰ کی نفی میں فرمایا:

وَقَالُوا لَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ كَانَ هُودًا أَوْ نَصَارَى تِلْكَ أَمَانِيُّهُمْ (البقرة ۱۱۱)

یہاں اہل کتاب مسلمانوں کے جنت میں دخول کی نفی کے مدعی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ (البقرة ۱۱۱)

اس آیت مبارکہ سے ثابت ہوا کہ مدعی نفی کے لئے بھی سند و دلیل لانا ضروری ہے۔ دعویٰ بلا دلیل باطل اور غیر مسموع ہے۔

باقی تفصیل انجکشنوں کا انجکشن کی کتاب انجکشن بک میں ہے اور رگوں کا بیان اور اس کے مواقع کا بیان مخزن الحکمۃ میں ہے جو مطالعہ کرنا چاہے تو ان دونوں کا مطالعہ کرلے۔

وجہ ہشتم: یہ ہے کہ مفتی مظفر حسین سہارنپوری کا یہ قول کہ جیسے مرد کی پیشاب گاہ کے اندر دواء یا تیل وغیرہ سے باتفاق ائمہ ثلاثہ روزہ فاسد نہیں ہوا۔

كما صرح به الشامی حيث قال وَأَفَادَ أَنَّهُ لَوْ بَقِيَ فِي قَصَبَةِ الذَّكَرِ لَا يُفْسِدُ اتِّفَاقًا وَلَا شَكَّ فِي ذَلِکَ، اه۔[99]

یہ استدلال غلط ہے اس لئے کہ مثانہ اور جوف بطن کے درمیان کوئی راستہ نہیں۔

كما قال الشامی وَالْأَظْهَرُ أَنَّهُ لَا مَنْفَذَ لَهُ وَإِنَّمَا يَجْتَمِعُ الْبَوْلُ فِيهَا بِالتَّرْشِيحِ كَذَا يَقُولُ الْأَطِبَّاءُ زَيْلَعِيٌّ، اه۔[100]

ڈاکٹر محمد عمر نے دیوبند سے بھی فتویٰ منگایا اور وہاں کے مفتی نے جواب دیا:

الجواب نمبر ۸۳۸: اگر انجکشن کے ذریعہ سے دوا جوف معدہ یا جوف دماغ میں پہنچ جائے تو بے شک ایسا انجکشن مفسد صوم ہے لیکن ہر ایک انجکشن ایسا نہیں ہوتا بلکہ انجکشن کے ذریعہ سے دوا جوف عروق میں پہنچائی جاتی ہے، اس لئے اس سے روزہ فاسد نہیں ہوتا۔

درمختار میں ہے:

أَوْ احْتَقَنَ أَوْ اسْتَعَطَ فِي أَنْفِهِ أَوْ أَقْطَرَ فِي أُذُنِهِ دُهْنًا أَوْ دَاوَى جَائِفَةً أَوْ آمَّةً فَوَصَلَ الدَّوَاءُ حَقِيقَةً-إلَى جَوْفِهِ وَدِمَاغِهِ (الی قوله) قَضَى فِي الصُّوَرِ كُلِّهَا۔[101]

---

[99] (ردالمحتار، ج۷، ص ۴۱۱)

[100] (ردالمحتار، ج۲، ص ۱۰۹)

[101] (الدر المختار، ج۲، ص ۴۰۶)

اس روایت سے معلوم ہوا کہ دوا کا حقیقتاً جوف معدہ اور جوف دماغ میں پہنچنا مفسد ہے، والسلام۔

(مسعود احمد عفی عنہ نائب مفتی دارالعلوم دیوبند،۷۷ر۹۲۳، مہر دارالافتاء مدرسہ دیوبند)

مفتی مسعود احمد صاحب نے فتویٰ کی ابتداء میں کہا کہ اگر انجکشن کے ذریعہ سے دوا جوف معدہ یا جوف دماغ میں پہنچ جائے تو بے شک ایسا انجکشن مفسد صوم ہے، الخ۔ اقول یہ جملہ مفتی صاحب نے بالکل حق کہا ہے اور شامی کی منقولہ روایت بھی حق ہے اور اس پر تفریع بدیں قول (اسی روایت سے معلوم ہوا کہ دواء حقیقتاً جوف معدہ اور جوف دماغ میں پہنچائی جاتی تو بے شک مفسد صوم ہے) یہ بھی حق کہا البتہ مفتی صاحب کا یہ قول (لیکن ہر ایک انجکشن ایسا نہیں ہے بلکہ انجکشن کے ذریعہ سے دوا جوف عروق میں پہنچائی جاتی ہے اس لئے اس سے روزہ فاسد نہیں ہوتا) مردود ہے بناپر وجوہ کے۔

وجہ اول: یہ ہے کہ حق تحقیق یہ ہے کہ جب مفتی صاحب نے یہ مان لیا کہ انجکشن کے ذریعہ دوا جوف عروق تک پہنچتی ہے تو ثابت ہو گیا کہ جوف بطن اور جوف دماغ کو ضرور پہنچتی ہے۔ اس بات کا ثبوت ڈاکٹروں کے سات اقوال میں ذکر ہو چکا رسالہ کے مقدمہ میں۔ اور پہنچنا مصلح بدن کا بدن میں مفسد صوم ہے کمامر فی البحث الاول۔

وجہ دوم: یہ ہے کہ بناء اقوال ڈاکٹروں کا یہ قول بھی اسی پر مبنی ہے کہ بلکہ انجکشن کے ذریعہ سے جو دوا جوف عروق میں پہنچائی جاتی ہے۔ یہ اقرار اس بات کا ہے کہ انجکشن کے ذریعہ دواء جوف بطن اور جوف دماغ تک پہنچتی ہے۔ تو مفتی صاحب کا یہ قول باطل ہو گیا بالفاظہٖ اس لئے اس سے روزہ فاسد نہیں ہوتا۔ اقول بلکہ لازماً فساد صوم واقع ہو گیا۔

وجہ سوم: مفتی صاحب کا یہ قول لیکن ہر ایک انجکشن ایسا نہیں ہے۔

اقول یہ غلط ہے خلاف تحقیق ہے اس لئے کہ اپنے زمانہ کے معتبر ڈاکٹروں کے اقوال کا خلاصہ یہ ہے کہ انجکشن کی دوائی جو کہ رگوں کو پہنچتی ہے دوران خون میں شامل ہوتی ہے تو حقیقتًا تمام بدن کو پہنچتی ہے اور اس سے روزہ فاسد ہو تا ہے۔ تو ظاہر ہو گیا کہ تمام اقسام انجکشن کے مفسد صوم ہیں۔

وجہ چہارم: یہ ہے کہ یہ مستفتی محمد عمر اور یہ مفتیان اکوڑہ خٹک اور سہارنپور اور مفتی دیوبند عدم وصول کے مدعی ہیں بذریعہ انجکشن دواء کا یعنی بذریعہ انجکشن دواء جوف بطن اور جوف دماغ کو یہ دوا ان کے ہاں نہیں پہنچتی اور یہ دعوىٰ نفی ہے اور یہ دعوىٰ نفی بلا دلیل مسموع نہیں ہے اور اس دعوىٰ کی دلیل ان کے پاس نہیں ہے، تو ان کا دعوىٰ باطل ہو گیا۔

دیکھو اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب کا دعوىٰ نفی بیان کیا ہے:

وَقَالُوا لَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ كَانَ هُودًا أَوْ نَصَارَى تِلْكَ أَمَانِيُّهُمْ (البقرۃ ۱۱۱)

اہل کتاب مسلمانوں کے جنت میں عدم دخول کے مدعی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ (البقرۃ ۱۱۱)

اس آیت سے ثابت ہوا کہ مدعی نفی کے لئے برائے دعوىٰ نفی دلیل لانا لازم ہے، دعوىٰ بلا دلیل مسموع نہیں ہے۔

(الحجج القویہ لاثبات فساد الصوم بانجکشن الادویہ)

انجکشن سے روزہ ٹوٹنے کا مسئلہ

جان لو کہ انجکشن سے روزہ ٹوٹتا ہے یا نہیں ٹوٹتا اس مسئلہ میں اختلاف ہے۔ کچھ علماء کہتے ہیں کہ روزہ ٹوٹ جاتا ہے، جبکہ کچھ علماء کہتے ہیں کہ روزہ نہیں ٹوٹتا۔ چونکہ یہ مسئلہ اجتہادی ہے، نہ قرآن عظیم الشان میں اس کا ذکر ہے نہ ہی احادیث نبویہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم میں اس کا ذکر موجود ہے۔ تو یہ مجتہدین کے قواعد سے معلوم ہوگا۔

بعض علماء کہتے ہیں کہ انجکشن سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ جو دوائی انجکشن کے ذریعے بدن میں پہنچتی ہے، اس کی مثال شہد کی مکھی کی طرح یا سانپ اور بچھو کے ڈسنے کی ہے، کیونکہ ان کے ڈسنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، حالانکہ زہر جسم میں داخل بھی ہو جاتا ہے، لہٰذا انجکشن سے بھی روزہ نہیں ٹوٹتا۔

لیکن اس کے جواب میں یہ کہا جائے گا کہ یہ قیاس درست نہیں۔ کہ یہ جو آفت ہے یہ سماوی اور غیر اختیاری ہے، اور انجکشن ایک اختیاری فعل ہے، لہٰذا اختیاری فعل سے روزہ ٹوٹے گا۔

اور بعض علماء کہتے ہیں اگر انجکشن رگ میں لگ جائے تو روزہ ٹوٹتا ہے اور بغیر رگ کے جسم کے کسی بھی حصہ میں انجکشن لگنے کی صورت میں روزہ نہیں ٹوٹتا۔ لیکن یہ بات بھی غلط ہے، اس لئے کہ وصول تحت الجلد منافذ تمام بدن میں ہے۔ جیسے کہ یہ بات علم طب سے ثابت ہے، اور یہ مسئلہ منفذ اور عدم منفذ علم طب کا ہے۔

جیسے کہ مستخلص میں ذکر ہے:

قال صاحب النهاية وهذا ليس من باب الفقه اى فقه الشرع بل يرجع الى معرفته فقه الطب۔[102]

---

102 (المستخلص، ص ٢٢٦)

صاحب نہایہ نے فرمایاہے کہ یہ مسئلہ فقہ کے باب میں سے نہیں ہے، بلکہ اس کے سمجھنے کے لئے طب کی طرف رجوع کرنا ہو گا۔ اور فتویٰ امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول پر ہو گا۔ کہ منافذ تحت الجلد کا ثبوت جوف تک ہے۔

اور یہ عبارت **قانونچے** کی ہے:

واما العروق الغیر الضوارب التی تسمی اوردہ فھی نابتۃ من الکبد فیھا دم کثیر او روح قلیل ومنفعتھا ان تسقی الاعضاء الدم الذی تحملہ من الکبد، اھ۔[103]

وہ رگیں جو حرکت نہیں کرتیں ان کو اوردہ کہتے ہیں۔ اور یہ جگر سے نکلتی ہیں اور ان میں خون زیادہ ہوتا ہے جبکہ روح قلیل ہوتی ہے۔ اور ان کا فائدہ یہ ہے کہ یہ تمام اعضاء کو سیراب کرتی ہیں اس خون کے ذریعے جو جگر سے تعلق رکھتا ہے۔

تو جب یہ معلوم ہوا کہ یہ خون تمام اندا موں، دماغ اور معدہ کو پہنچتا ہے، تو دوائی بھی اسی ذریعے سے پہنچتی ہے۔ تو معلوم ہوا کہ رگ میں انجکشن لگنے سے بھی دوائی معدہ تک پہنچتی ہے۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ آج کل بڑے قیمتی اور طاقت والے انجکشن با آسانی دستیاب ہیں جن کا ایک انجکشن لگانے سے کھانے اور پینے کی کوئی ضرورت ہی باقی نہیں رہتی۔ اگر یہ فتویٰ دے دیا جائے کہ رگ میں انجکشن لگنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا تو مالدار اور سرمایہ دار لوگ روزہ کی حالت میں بھی طاقت کے انجکشن لگائیں گے جس سے ان کو نہ بھوک لگے اور نہ ہی پیاس محسوس ہو گی۔

حاصل یہ ہوا کہ جو روزہ کا مقصد ہے وہ فوت ہو جائے گا تو لہٰذا اللہ تعالیٰ سے خوف رکھنا چاہیئے کہ غلط فتویٰ نہ دیا جائے۔ اور رطب دوائی کا پہنچنا یہ تو یقیناً منفذ معتاد کے ساتھ ہو جیسا کہ منہ، شرمگاہ وغیرہ۔ اور غیر معتاد جیسے کہ انجکشن منفذ بن جائے۔ جیسے کہ یہ مسئلہ کفایۃ شرح ہدایۃ میں مذکور

---

[103] (قانونچے، ص ۲۶)

ہے۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ مسام کے ذریعے اگر کوئی شے جسم میں داخل ہو جائے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

جیسے کہ یہ عبارت شامی میں مذکور ہے:

لانہ اثر داخل المسام و المفطر انما ھو الداخل من المنافذ، اہ۔[104]

پس اس کا جواب یہ ہے کہ منفذ کو قیاس کرنا مسام پر صحیح نہیں ہے۔ اس لئے کہ مسام میں عین دواء داخل نہیں ہوتی بلکہ اس کا اثر داخل ہوتا ہے، اور انجکشن کے ذریعے عین دواء داخل ہوتی ہے۔

جیسے کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعہ میں ذکر ہے:

وصول شئي الی المعدۃ مفسد اذا وصل الی المعدۃ من منفذ فلا یفسد الصوم بسریان الزیت ونحوہ من المسام، اہ۔

کسی چیز کا معدہ کی طرف پہنچنا مفسد صوم ہے جب وہ منفذ کے ذریعے معدہ تک پہنچ جائے۔ اور روزہ نہیں ٹوٹتا تیل کے مسام کے ذریعے داخل ہونے سے۔

اور انجکشن پیٹ کی شہوات کو ختم کرنے والا بھی ہوتا ہے۔ چاہیئے کہ اس سے کفارہ بھی لازم ہو جائے، کیونکہ لوگ پھر اس کو عادت بنا کر رمضان المبارک میں انجکشن لگائیں گے۔ جیسے کہ یہ بات مشہور ہے کہ ہندوستان میں ایک ہندو نے تقریباً بیس یا تیس دن خلوت میں بیٹھ کر نہ کچھ کھایا اور نہ ہی پیا۔ اور وہ انجکشن لگاتا تھا۔ تو معلوم ہوا کہ انجکشن لگانے سے خوراک کی حاجت نہیں رہتی۔ اس وجہ سے حقانی علماء کرام فتویٰ دیتے ہیں کہ انجکشن کے ذریعے روزہ ٹوٹتا ہے اور احتیاط بھی اسی میں ہے۔

---

[104] (شامی، ج ۲، کتاب الصوم)

اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ نسوار سے روزہ نہیں ٹوٹتا، یہ بات بھی غلط ہے۔ اس لئے کہ منہ میں نمک ڈالنا روزہ خراب کر دیتا ہے، اور نسوار میں تو اس کا اثر دماغ تک چلا جاتا ہے، چاہیئے تو یہ کہ اس پر کفارہ لازم ہو جائے۔

ہر وہ چیز جو دافع شہوات بطن ہو اور نافع بھی ہو تو اس سے کفارہ بھی لازم ہوتا ہے۔

جیسا کہ یہ مسئلہ شامی، جلد ۲ میں مذکور ہے۔

واللہ اعلم بالصواب!

حررہ:

العبد الفقیر السید احمد علی شاہ ترمذی حنفی سیفی

حال فقیر کالونی اورنگی ٹاؤن

جامعہ امام ربانی مجدد الف ثانی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ